Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 05

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 ربیع الاوّل 1434 ہجری قمری 31 صلح 1392 ہش 31 جنوری 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہر چیز کا ستون ہوتا ہے زندگی اور صحت کا ستون خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ کشتی نوح)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا وَاخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا

(بنی اسرائیل: ۲۵، ۲۴)

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا

(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔ (مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا (الدھر: ۹)

اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰/مارچ ۱۹۰۴ء)

’’والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی‘‘

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹۔۲۹۰)

نیز فرمایا:

’’میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اس میں ہے۔ ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵۔۱۹۶)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

علمائے ظاہر کی کارستانیاں

میرے سامنے اس وقت ہندوستان سے شائع ہونے والے دو اردو اخبارات روزنامہ سالار 11دسمبر 2012 بنگلور اور راشٹریہ سہارا لکھنو 18نومبر 2012 کے دو تراشے پڑے ہیں۔ اول الذکر اخبار نے سرخی لگائی ہے کہ ''قادیانیوں کے فتنہ سے مسلمان ہوشیار رہیں'' اس خبر میں صدر جمیعۃ علماء کرناٹک مفتی افتخار احمد قاسمی نے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ ''قادیانی لوگ قادیان پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیان کی جنم بھومی پر ماہ دسمبر میں سالانہ اجتماع منعقد کررہے ہیں اور ہندوستان بھر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دہلی اجمیر کی سیرو تفریح کے عنوان سے اخراجات اور دیگر تمام سہولیات کے ساتھ قادیان لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ یہ کوششیں انتہائی رازدارانہ طور پر ہوتی ہیں اس لئے کچھ مسلمانوں کو قادیان لے جانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں''

دوسری خبر لکھنو سے شائع ہونے والے راشٹریہ سہارا کی ہے اخبار کی سرخی ہے'' باغپت میں قادیانیوں کی سرگرمی کی خبر بے بنیاد''

اخبار لکھتا ہے: ''ضلع کے مختلف مقامات پر فتنہ قادیانیت پیدا ہونے کی افواہ اڑنے سے یہاں مسلمانوں میں شدید تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ معتبر ذرائع کے مطابق اس افواہ پھیلانے میں ایک چندہ خور گروہ کا ہاتھ بتایا گیا ہے۔ جو قادیانیوں کی ضلع میں سرگرمی کا مسلمانوں میں خوف دکھا کر ایک کانفرنس کرنے کی تیاری کررہا ہے اور اس کے لئے بڑے پیمانہ پر چندہ اکٹھا کیا جارہا ہے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس مہم میں چند ناعاقبت اندیش مولوی نما افراد کے علاوہ ذمہ دار علماء کو بھی ورغلا کر انہیں قادیانیوں کا ہوا دکھا کر اپنا ہمنوا بنایا گیا ہے۔''

ان دونوں خبروں کو یکجا پڑھنے سے ہر باشعور قاری اس نتیجہ پر پہنچ جائے گا کہ آج علمائے ظاہر کس حد تک دنیا و مافیہا کے حصول کے لئے گر چکے ہیں ان کا دین و ایمان دنیا اور اس کی مطلوب بن چکا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کی آڑ میں اپنی جیبیں بھرنے کے دھندے کھول رکھے ہیں۔ نام نہاد تحفظ ختم نبوت کی کانفرنسوں کی آڑ میں اپنی دوکانیں چلا رکھی ہیں اور سیدھے سادے مسلمانوں کے مسلکی اختلاف بھڑکا کر انہیں بھٹکانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

یہ کوئی نئی بات اور نیا کارنامہ نہیں ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی تاریخ علماء ظاہر کے اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے جماعت کی مخالفت کے پیچھے اصل مقصد مخالفت برائے تحقیق حق نہیں ہوتا بلکہ اپنی جیبیں بھرنی اور معاشرہ میں اپنی شان وشوکت رتبہ کا اظہار اور افسری کی چاہ ہوتا ہے۔

اور یہ کوئی نیا اور حالیہ معاملہ نہیں ہے بلکہ مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور یا فرستادہ کسی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو اِس فرستادہ اور اس کی جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے اس لئے کہ اس قوم کا غالب حصّہ یعنی دنیادار لوگ اور ظاہر دار مذہبی قائدین اِس بات کو برداشت نہیں کرسکتے کہ انہیں اپنے غلط عقیدے، طریقے اور مفادات سے روکا جائے۔ اِس زمانے کے مامور من اللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ نے اپنے بالکل مختصر لیکن حیرت انگیز طور پر جامع اور حقیقت افروز رسالے'' گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' میں اس نکتے کو خوب کھولا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''جب ایک نبی یا رسول خدا کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے اور اس کا فرقہ لوگوں کو ایک گروہ ہونہار اور راستباز اور باہمت اور ترقی کرنے والا دکھائی دیتا ہے تو اس کی نسبت موجودہ قوموں اور فرقوں کے دلوں میں ضرور ایک قسم کا بُغض اور حسد پیدا ہوجایا کرتا ہے بالخصوص ہر ایک مذہب کے علماء اور گدی نشین تو بہت ہی بغض ظاہر کرتے ہیں کیونکہ اس مردِ خدا کے ظہور سے اُن کی آمدنیوں اور وجاہتوں میں فرق آتا ہے ان کے شاگرد اور مرید اُن کے دام سے باہر نکلنا شروع کرتے ہیں کیونکہ تمام ایمانی اور اخلاقی اور علمی خوبیاں اس شخص میں پاتے ہیں جو خدا کی طرف سے پیدا ہوتا ہے۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 4۔3)

قارئین ! اس بصیرت افروز اقتباس سے ظاہر ہے کہ خدا کے فرستادہ کی مخالفت کرنے والے گروہ میں خاص طور پر علمائے ظاہر کا طبقہ ایسا ہوتا ہے جو ان پر طرح طرح کے اعتراضات اور الزامات لگا کر عوام کو ان کے خلاف اشتعال دلاتا اور ان ربانی وجودوں کو ہر طرح کا نقصان پہنچانے کی حتیٰ المقدور کوشش کرتا ہے۔ مندرجہ بالا دونوں خبریں اس قسم کے تحت آتی ہیں آیئے ان خبروں پر ایک تنقیدی نظر ڈالیں۔

اخبار سالار لکھتا ہے'' قادیانیوں کے فتنہ سے مسلمان ہوشیار رہیں'' اس خبر میں صدر جمیعۃ علما کرناٹک مفتی افتخار احمد قاسمی نے پریس ریلیز میں کہا ہے کہ'' قادیانی لوگ قادیان پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیان کی جنم بھومی پر ماہ دسمبر میں سالانہ اجتماع منعقد کررہے ہیں اور ہندوستان بھر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دہلی اجمیر کی سیر تفریح کے عنوان سے اخراجات اور دیگر تمام سہولیات کے ساتھ قادیان لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور چونکہ یہ کوششیں انتہائی رازدارانہ طور پر ہوتی ہیں اس لئے کچھ مسلمانوں کو قادیان لے جانے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں''

قارئین کرام! کیا جھوٹ چلا کر بولنے سے سچ بن جاتا ہے؟ جلسہ سالانہ قادیان کوئی پوشیدہ اور ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے حکومتی سطح سے لیکر عوام الناس تک اس جلسہ کی تاریخوں اور اس کے فوائد وحقائق سے واقف ہیں اور خود احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے جلسہ سالانہ قادیان کی آمد یعنی ماہ دسمبر سے قبل ہی سارے ہندوستان میں اس کی تشہیر کی جاتی ہے اور مختلف پوسٹر اور پمفلٹ تقسیم کئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ملکی اخبارات اور ٹیلی ویژن میں یعنی الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا میں اس کی خصوصی کوریج کی جاتی ہے۔ امسال بھی الحمدللہ 15 سے زائد صوبوں میں جلسہ سالانہ کی کوریج ہوئی ہے۔ کیا ان سب حقائق کی موجودگی میں یہ کہنا کہ'' یہ کوششیں انتہائی رازدارانہ طور پر ہوتی ہیں'' کوئی معنی رکھتی ہیں۔ سوائے جھوٹ کے ہم اسے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا الزام کہ'' ہندوستان بھر سے بھولے بھالے مسلمانوں کو دہلی اجمیر کی سیر تفریح کے بہانے سے قادیان لے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں مسلمان تحقیق حق کے لئے شامل ہوتے ہیں اور از خود اپنی مرضی اور رضا و رغبت کے ساتھ حقیقی توبہ کی توفیق پاتے ہیں اور امام مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق پاتے ہیں۔

علمائے ظاہر اپنی ناکامیابیوں اور آپسی مسلکی اختلافات کو چھپانے کے لئے عوام الناس کا ذہن احمدیت کی مخالفت کی جانب مبذول کروانے کی گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مامورین ومرسلین کا مقابلہ کرنے والوں کے مقدر میں ہمیشہ ناکامیاباں اور ذلت ہوتی ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام علمائے ظاہر اور مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔۔۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہوجاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اُٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔۔۔ سوائے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا''۔ (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱ تا ۲۳)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائے گی اور سلسلہ درہم برہم ہوجائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پاچکا ہے، زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کرسکے۔ میرے خدا کے آگے زمین وآسمان کانپتے ہیں۔ خداوہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے، جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو، اس سلسلہ کے نابود کرنے کیلئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کیلئے کیا کیا زور لگائے تھے مگر اب وہ کہاں ہیں؟ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہوسکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۸ تا ۱۲۹)

قارئین ! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے عیاں ہے کہ مخالفین اپنے بد ارادوں اور جماعت کو نقصان پہنچانے میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتے کیونکہ یہ جماعت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ زمانہ کی تند ہوائیں اس پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتیں۔ احمدیہ مسلم جماعت کی 123 سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر نیا دن جو جماعت پر طلوع ہوتا ہے وہ مخالفت میں اضافہ کا دن ہوتا ہے۔ کبھی مخالفت فرد واحد کی طرف سے ہوتی ہے، تو کبھی خاندان، گاؤں، قبیلہ اور مختلف فرقوں کی طرف سے ہوتی ہے، اسی طرح کبھی مخالفین حکومت وقت کا سہارا لیکر احمدیہ مسلم جماعت پر حملہ آور ہوتے ہیں مگر اس کے برعکس خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت جماعت کے ساتھ ہے۔ ہر نیا دن اس بات پر شاہد ہوتا ہے کہ جماعت پہلے سے زیادہ ترقی کی منازل کی طرف گامزن ہے اور وہ آواز جسے مخالفین نے قادیان کی بستی میں دفن کرنا چاہا آج خدا کے فضل سے زمین کو چیرتی ہوئی آسمانوں تک پہنچ چکی ہے۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مخالفین جماعت کو ان کی ناکام کوششوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اب جماعت احمدیہ کا مقدر کامیابیوں کی نئی منزلوں کو طے کرتے چلے جانا ہے اور تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے یہ اس زمانے کے امام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کبھی اپنے وعدوں کو جھوٹا ہونے نہیں دیتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب جلد وہ دن طلوع ہونے والا ہے جب احمدیوں پر ظلم کرنے والے خس و خاشاک کی طرح اڑادئے جائیں گے کیونکہ یہی خدا تعالیٰ کا منشاء ہے اور کوئی طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرسکے۔'' (الفضل جنوری 2013 صفحہ 10)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو علماء ظاہر کے چنگل سے نجات بخشے اور اپنے برحق امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے کی توفیق بخشے۔ آمین

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر یہ قربانی دیتے ہیں، وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا اُن میں سے ایک گروہ اور ایک طبقہ ہے جو ایک طرف تو اشاعت دین اور اسلام کی خاطر مستقل مزاجی سے اپنی زندگیوں کے ہر لمحے کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی زندگی کے آخری دم تک لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح محمدی کو کیوں قبول کیا ہے ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بن کر شہادت کا رتبہ پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب مبلغ گھانا کی وفات اور مرحوم کا ذکر خیر

گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نوازا گیا۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ہی ہماری دعا اور سہارا ہے۔ اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے۔

مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب آف کوئٹہ کی شہادت اور شہید مرحوم کا ذکر خیر

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب آف گھانا اور مکرم منظور احمد صاحب آف کوئٹہ کی نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ر نومبر 2012ء بمطابق 16 ر نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 7 دسمبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اُس کا ایک موت کا دن بھی مقرر ہے بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کو فنا ہے لیکن انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی ہے کہ یہ عارضی دنیا کی زندگی جب ختم ہوگی تو پھر ایک ہمیشہ رہنے والی زندگی شروع ہوگی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اس دنیا میں اپنے اعمال کرنے والے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر ترجیح دیں گے وہ اس دائمی اور اُخروی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اُنہیں اپنے قرب میں جگہ دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہ کوشش کرتے رہے۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کی یعنی اُس مقصد کے حصول کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی وسعت کسی انسان کی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی وجہ سے بھی اُسے اپنی چادر میں لپیٹ لیتی ہے چاہے اُس نے مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش نہ بھی کی ہو۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے ہیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہر وقت اپنی استعداد کے مطابق کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اشاعت اُن کا مطمح نظر ہوتی ہے۔ جن کے اعلیٰ اخلاق کے بارے میں ہر چھوٹا بڑا رطب اللّسان ہوتا ہے۔ اُن کے بارے میں تو ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن پر جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ یا پھر ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے جنّت کی خوشخبری دی ہے جو اُس کے دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رتبہ پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک یہ لوگ اس دنیا سے تو چلے گئے، اس عارضی ٹھکانے سے تو رخصت ہو گئے، دنیا کی نظر میں تو مر گئے یا مار لئے گئے یا مارے گئے لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ ہمیشہ کی زندگی پا گئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں کی اس دنیا سے رخصتی پیچھے رہنے والوں کی زندگی کے سامان کرنے والی ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر زندگی گزارتے ہیں، اُس کے نام کی سربلندی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں اور بے خطر ہو کر یہ قربانی دیتے ہیں، وہ جہاں اپنی دائمی زندگی کے سامان کرتے ہیں، وہاں اپنی جماعت، اپنے دینی بھائیوں کو حقیقی اور دائمی زندگی کے اسلوب بھی سکھانے والے ہوتے ہیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح محمدی کے ماننے والوں کی جماعت کے افراد ہی ہیں یا اُن میں سے ایک گروہ اور ایک طبقہ ہے جو ایک طرف تو اشاعت دین اور اسلام کی خاطر مستقل مزاجی سے اپنی زندگیوں کے ہر لمحے کو گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے لئے اپنی زندگی کے آخری دم تک لڑتے ہیں اور جان دیتے ہیں یا وہ ہیں جو دین کی خاطر اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے مسیح محمدی کو کیوں قبول کیا ہے ظالموں کے ظلموں کا نشانہ بن کر شہادت کا رتبہ پا کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں۔

آج مَیں ایسے ہی دو افراد کا ذکر کروں گا۔ یعنی ایک خادم سلسلہ اور دوسرا شہید۔ ایک نے اپنے بچپن سے وفات تک مسیح محمدی کی فوج میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا۔ اُس پیغام کو پہنچایا جس کی اشاعت کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدے کے مطابق آپ کے غلام صادق اور مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا تھا۔

پس یہ مخلص اور فدائی خادم سلسلہ جن کا نام حافظ جبرائیل سعید ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ

والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے اپنی زندگی کے آخری لمحے تک اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ سرگرداں رہے۔ ایک جوش اور ایک ولولے سے کام کرتے رہے۔ اور یقیناً ایک سچے خادم سلسلہ اور حقیقی واقفِ زندگی کی طرح اپنے وقف کے عہد کو پورا کیا۔ وہ خادم سلسلہ جو قادیان اور ربوہ سے ہزاروں میل دُور برّاعظم افریقہ کے ملک گھانا کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا جہاں شاید تعلیم کی بھی صحیح سہولت میسر نہیں تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے باپ کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کی وجہ سے اپنے عظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی کامل اور مکمل کتاب کا حافظ بنا دیا۔ مکمل طور پر اُسے یاد کرنے کی توفیق دی اور نہ صرف حفظ قرآن کے اعزاز سے نوازا بلکہ تفقّہ فی الدّین یعنی دین کا فہم حاصل کرنے والوں کی صف میں کھڑا کر کے قرآنِ کریم کی عظیم تعلیم کو اپنے ہم قوموں اور غیر قوموں تک پہنچانے کی خدمت سے بھی اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے فضل سے نوازا۔ اور یوں گھانا کا یہ باوفا مخلص سپوت خلفائے وقت کا سلطانِ نصیر بن کر جماعت احمدیہ گھانا کو بہت سے اعزازات سے نواز گیا۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب کی گزشتہ دنوں گھانا میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بارے میں مزید کچھ تفاصیل ہیں، وہ مَیں بیان کرتا ہوں۔

مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب گھانا میں مبلغ سلسلہ بھی تھے اور نائب امیر ثالث بھی تھے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا 9رنومبر 2012ء کو جمعۃ المبارک کے دن ان کی کورلے بو (KORLE BO) ہسپتال اکرا میں ایک ماہ کی علالت کے بعد وفات ہوئی ہے۔ اُس دن مَیں نے دعا کے لئے بھی اعلان کیا تھا لیکن اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔ کافی عرصے سے بیمار تھے۔ ان کی بیماری کے متعلق غانا کے ڈاکٹرز کی رپورٹ یہاں لندن اور امریکہ کے ڈاکٹرز کو بھجوائی گئی تھی کیونکہ وہاں کے ڈاکٹروں کو بیماری کی تشخیص نہیں ہو رہی تھی۔ اور ان ڈاکٹروں کے مشورے کے مطابق مزید ٹیسٹ لئے جانے کی کارروائی بھی زیرِ عمل تھی۔ اسی طرح علاج کی غرض سے بیرونِ ملک، لندن یا امریکہ بھجوانے پر بھی غور ہو رہا تھا اور کارروائی ہو رہی تھی لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ان کی اس دوران میں وفات ہوگئی۔ مکرم حافظ صاحب دو فروری 1954ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب سوفو جبرائیل سعید صاحب غانا کے مبلغ تھے جنہوں نے وہیں مشنریز کے ذریعے سے مبلغ کی ٹریننگ لے کر میدانِ عمل میں کام کیا اور بڑے کامیاب مبلغ تھے۔ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب 1970ء میں حفظ قرآنِ کریم کی غرض سے ربوہ گئے تھے اور مدرسۃ الحفظ میں داخلہ لیا۔ آپ خدا کے فضل سے غانا کے پہلے حافظ قرآن تھے۔ آپ کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ ایک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت آپ سے کلائی پکڑنے کا مقابلہ بھی کیا تھا۔ آپ قرآنِ مجید حفظ کر کے غانا آئے اور چند ماہ بعد پھر دوبارہ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پاکستان واپس چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1982ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ اسی کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان بھی پاس کیا۔ آپ جب شاہد کا امتحان پاس کر کے گھانا آئے تو 15رستمبر 1982ء کو آپ کی تقرری گھانا کے ایک شہر ٹیچی مان میں ہوئی جہاں آپ نے برانگ اہافو ریجن کا چارج سنبھالا اور چار سال کے بعد پھر آپ کو فجی بھجوایا گیا جہاں لمبا سا میں آپ کا تقرر رہا۔ فجی سے اگست 1987ء میں آپ کو طوالو بھجوایا گیا۔ آپ طوالو کے پہلے باقاعدہ مبلغ مقرر ہوئے۔ طوالو میں قیام کے دوران آپ نے ساؤتھ پیسفک کے تین جزائر (جو ملک بھی ہیں) یعنی مارشل آئی لینڈ، سولومن آئی لینڈ اور مائیکرونیشیا میں احمدیت کا نفوذ کیا اور جماعتیں قائم کیں۔ اس طرح آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہوئی کہ دنیا کے تین ممالک میں احمدیت کا پودا آپ کے ذریعے سے لگا۔ طوالو میں قیام کے دوران 1991ء میں آپ ہمسایہ ملک کریباتی میں تشریف لے گئے اور لمبا عرصہ یہاں بھی قیام کیا۔ اس لحاظ سے آپ ملک کریباتی کے بھی پہلے مبلغ سلسلہ تھے۔ آٹھ سال تک ساؤتھ پیسفک کے جزائر میں تبلیغی خدمات سرانجام دینے کے بعد 1994ء میں واپس گھانا آ گئے یا بھجوا دیئے گئے۔ گھانا واپس آنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو نائب امیر جماعت احمدیہ گھانا برائے تبلیغ مقرر کیا اور تا وفات آپ اسی فریضے کو بخوبی سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کی نگرانی میں گھانا میں قائم تربیت سینٹر اور تبلیغ سینٹر میں ائمہ کرام اور نومبائعین کی تربیت کے بہت سے کورسز مقرر ہوئے۔ مقامی معلمین یا امام جو جماعت میں شامل ہوتے تھے، اُن کو دین کے علم کی کچھ سُدھ بُدھ تو تھی اس کے علاوہ حقیقی اسلام، اسلام کی حقیقی تعلیم اور جماعت احمدیہ کی روایات کے بارے میں بھی سکھانے کے لئے ریفریشر کورسز ہوتے تھے جس کی نگرانی بھی حافظ صاحب کیا کرتے تھے۔ آپ کی سرکردگی میں بڑی کامیاب تبلیغی مہمات ہوئیں جس کے نتیجے میں جماعت کو بیشمار نئے پھل عطا ہوئے اور نئی جماعتیں بنیں اور نئے سرکٹ بنائے گئے اور ان جماعتوں میں بیشمار مساجد کی تعمیر کروائی گئی بلکہ ایسی جگہیں جو دور دراز علاقے تھے جہاں ایک دو دفعہ بیعتوں کے لئے رابطوں کے بعد ایک لمبا عرصہ جماعت کا، مقامی مرکز کا رابطہ نہیں رہا تھا۔ وہ لوگ غیر احمدی علماء اور دوسرے کچھ لوگوں کے زیرِ اثر جو جماعت سے ورغلانے والے تھے، کچھ دور بھی ہٹ گئے تھے، کچھ تعلق نہ ہونے کی وجہ سے اتنے ایکٹو (Active) نہیں رہے تھے۔ جب مَیں نے حافظ صاحب پر زور دیا کہ وہ دوبارہ اُن کو قریب لے کر آئیں، رابطے کریں اور جماعت سے اُن کا تعلق مضبوط کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ صاحب نے اس بارے میں بھی بھرپور کوشش کی اور لاکھوں کی تعداد میں ان لوگوں کو دوبارہ جماعت کے نظام میں اس طرح مربوط کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اُن کا جماعت سے ایک مضبوط تعلق قائم ہے اور ایمان اور ایقان میں بڑے مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے جزائر پیسفک میں آباد لوگوں کی طرف سے احمدیت کے متعلق کئے جانے والے مخصوص سوالات (جو اعتراضات ہوتے ہیں) کو مدّنظر رکھتے ہوئے اُن لوگوں میں تبلیغ کے لئے ایک کتاب بھی لکھی تھی جس کا نام تھا "Islam in the Islands Removing the Impediments"۔

گزشتہ سال 2011ء کے جلسہ سالانہ یوکے میں ’خلافت احمدیہ مسلم جماعت کی امتیازی خصوصیت‘ کے عنوان سے حافظ صاحب نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔

گھانا جانے کے بعد انہوں نے جو عرصہ پیسیفک ممالک میں گزارا ہے وہاں سے واپس آنے کے بعد بھی حافظ صاحب کو دورہ پر ان ممالک میں بھجوایا جاتا رہا۔ کیونکہ ان کا اچھا اثر و رسوخ تھا اور ان کا تبلیغ اور تربیت کا ڈھنگ بھی بہت اچھا تھا۔ اکتوبر نومبر 2001ء میں آپ نے جزائر اور ممالک کے دورے کئے۔ 2003ء میں بھی آپ کو ساؤتھ پیسفک کے ان جزائر اور ممالک کے دورے پر بھجوایا گیا۔ جو پہلا دورہ 2001ء میں آپ نے کیا ڈیڑھ ماہ کا دورہ تھا، جہاں جا کے آپ نے ان ممالک میں مضبوط رابطے کئے جس میں ویسٹرن ساموآ، ٹونگا، کریباس، سولومن آئی لینڈ، ونواتو اور طوالو شامل ہیں۔ جماعتوں کو یہاں آرگنائز کیا اور مزید بیعتیں حاصل کیں۔ سولومن آئی لینڈ میں حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے 1988ء میں احمدیت کا پودا لگا تھا۔ کچھ عرصہ یہ اور مصروفیات کی وجہ سے، دوسرے جزیروں میں جانے کی وجہ سے وہاں نہیں جا سکے تو انہوں نے اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو 1991ء میں یہاں ایک رپورٹ بھیجی کہ مَیں یہاں دو سال بعد آیا ہوں اور یہ دیکھا کہ جو کام دو سال قبل کیا تھا، وہ تمام کا تمام ختم ہو گیا۔ فجی سے مسلم لیگ کا ایک بزنس مَین آیا اور تمام افراد کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر کے جماعت سے متنفر کر دیا۔ مَیں اپنے کام پر پانی پھرا دیکھ کر بالکل ہل گیا ہوں۔ لکھتے ہیں کہ حضور یہ میرا قصور ہے اور مَیں نہایت عاجزی سے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ دیگر جزائر میں مصروفیت کے باعث میں یہاں نہیں آ سکا۔ گزشتہ سال یہاں کا پروگرام تھا لیکن ارشاد موصول ہوا تھا کہ دسمبر تک کریباتی میں ہی رہوں۔ پھر خلیفہ رابعؒ کو لکھتے ہیں کہ حضور پھر سے دوبارہ کام کا آغاز کرنا ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور مسلم لیگ جسے کویت کی حمایت حاصل ہے، جسے مسلمانوں نے پیسہ لگا کر وہاں بھیجا تھا حالانکہ اسلام اِن کے ذریعے سے وہاں پہنچا، اُن کو ہم شکست دے سکیں۔ خیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس پر ان سے کافی افسوس اور ناراضگی کا بھی اظہار کیا۔ اس کے بعد تو حافظ صاحب ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھے اور مصمّم ارادہ کیا کہ جو کچھ کھویا گیا ہے وہ سب واپس حاصل کریں گے۔ اس طرح مسلسل دو سال محنت کرتے رہے اور اس علاقے میں دوبارہ سے احمدیت کا پودا لگا کر دم لیا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے اور یہاں پر احمدیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے اور ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اعلیٰ عہدیداران سے مل کر جماعت کی رجسٹریشن کے کام سے لے کر جماعتی عاملہ کی تشکیل اور ٹریننگ کا کام بھی حافظ صاحب نے کیا۔ حافظ صاحب نے بعد ازاں مختلف دورہ جات میں اس جماعت کی مضبوطی اور استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اب یہاں جیسا کہ مَیں نے کہا رجسٹریشن بھی ہو چکی ہے۔ جماعت کا باقاعدہ مشن ہاؤس ہے اور مسجد بھی ہے۔ جب مَیں 2005ء میں آسٹریلیا گیا ہوں تو صدر صاحب سولومن آئی لینڈ مبشر مارٹنگا سو صاحب وہاں آئے تھے۔ انہوں نے وہاں مجھ سے ملاقات کی اور بتایا کہ مَیں نے حافظ جبرائیل سعید صاحب کے ذریعہ 1994ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ہمارے اس ملک میں احمدیت کے آنے سے پہلے کوئی مسلمان نہیں تھا، اس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعے اس ملک میں پہلی بار اسلام داخل ہوا اور یہ سعادت حافظ جبرائیل سعید صاحب کے حصہ میں آئی۔

اپنی ایک پرانی رپورٹ میں حافظ صاحب ذکر کرتے ہیں کہ 9رستمبر 2001ء کو فجی پہنچا۔ وہاں سے 10رستمبر کو مارشل آئی لینڈ کے لئے روانہ ہو کر کریباس میں دو یوم ٹرانزٹ کے طور پر قیام کیا۔ چنانچہ 11 ستمبر کو جبکہ مَیں ابھی ٹرانزٹ میں ہی تھا تو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر والا جو واقعہ تھا وہ پیش آ گیا۔ چونکہ مارشل آئی لینڈ میں امریکہ کا بہت بڑا فوجی اڈہ ہے اور اس ملک کا دفاعی نظام امریکہ کے ہاتھ میں ہے اس لئے طبعاً یہ فکر لاحق ہوئی کہ پتہ نہیں اب کیا صورتحال ہو کیونکہ خاکسار کو یاد ہے کہ دس سال قبل جبکہ خلیج کی جنگ ہو رہی تھی تو اُس وقت خاکسار یہاں موجود تھا اور کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ بہر حال لکھتے ہیں کہ خاکسار نے بہت دعائیں کیں اور بہت سوچا کہ کچھ انتظار کروں یا ابھی چلا جاؤں۔ مجھے بہت مشورہ دیا گیا کہ حالات خراب ہیں۔ آپ نے تبلیغ کرنے کے لئے بہت غلط وقت کا انتخاب کیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ فوری طور پر واپس چلے جائیں۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں نے بہت دعائیں کیں کہ خلیفۃ المسیح کے ارشاد پر آیا ہوں۔ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر واپس نہیں جانا چاہتا جبکہ حالات بہت خراب ہیں۔ بہر حال کہتے ہیں کہ دعاؤں کے بعد انشراح ہوا کہ ابھی چلا جاؤں یعنی جس کام پہ آیا ہوں وہ کروں۔ خاکسار بذریعہ جہاز مارشل آئی لینڈ چلا

گیا۔ امریکہ کے واقعہ کے بعد تمام ائیر پورٹس پر سکیورٹی کافی سخت ہوگئی تھی۔ ائیر پورٹ پہنچا تو وہاں پہلے ہی ایک پاکستانی کو صرف اس وجہ سے ڈیٹین (Detain) کیا ہوا تھا کہ وہ مسلمان تھا۔ کہتے ہیں ان میں سے ایک آفیسر نے میرا پاسپورٹ دیکھا اور پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ مَیں نے بتایا کہ مَیں مشنری ہوں۔ غالباً اُس نے نام سے اندازہ لگا لیا کہ یہ بھی مسلمان ہے۔ چنانچہ اُس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا مذہب کیا ہے؟ مَیں نے کہا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ کچھ تأمل کے بعد اُس نے دوبارہ مذہب کا پوچھا۔ مَیں نے پھر وہی جواب دیا کہ مَیں احمدی مسلمان ہوں۔ چنانچہ اُس نے مجھے ایک ماہ کا ویزہ لگا دیا اور اللہ کے فضل سے اُن کو اینٹری (Entry) مل گئی۔

پھر ایک خط میں وہ لکھتے ہیں کہ ان علاقوں میں پہنچنے پر یہ معلوم ہوا کہ خاص طور پر اس وقت میں جبکہ تمام ترمیڈیا اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہے اور القاعدہ اور اسامہ بن لادن کو لے کر اسلام پر تابڑ توڑ حملے کر رہا ہے، یہ دورہ نہایت ضروری ہے۔ نیو یارک کے واقعہ کی وجہ سے لوگ اسلام کے بارے میں بات کرنے کو تیار نہ تھے اور اکثر لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ اُس موقع پر میڈیا پر اور دیگر مواقع پر اسلام کا دفاع کرنے کا موقع ملا اور مقامی احمدیوں کو اسلام کے دفاع کے لئے تیار کیا۔ کریباس میں ریڈیو پر اسلام کے خلاف جو پروپیگنڈا شروع ہوا اُس سے ہمارے احمدی کافی پریشان تھے۔ چنانچہ خاکسار نے براڈکاسٹنگ کارپوریشن کے مینیجر سے رابطہ کیا اور وقت لینے کی درخواست کی۔ الحمدللہ کہ مجھے وقت مل گیا۔ چنانچہ خاکسار نے جملہ مسائل القاعدہ، اسلامی نظریہ جہاد کے بارے میں تفصیل سے آگاہی دی۔ الحمدللہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ اُس وقت خلیفۂ وقت نے جو بھی فیصلہ کیا تھا اور عین ضرورت پر جزائر کا دورہ کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا (یہ 2001ء کی بات ہے) تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف اسلام کا دفاع کرنے کی توفیق ملی بلکہ اس دورے میں 49 نئی بیعتیں بھی حاصل ہوئیں۔ کہاں تو یہ تھا کہ لوگ مسلمانوں کے قریب بھی آنے سے ڈرتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے 49 نئی بیعتیں بھی مل گئیں۔ پھر کہتے ہیں، الحمدللہ علیٰ ذالک کہ جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے عاملہ کا انتخاب اور رجسٹریشن وغیرہ کے جملہ مسائل پر کام کرنے کی توفیق ملی۔

گھانا میں ان کے ساتھ کام کرنے والے مبلغین اور داعیانِ الی اللہ کا کہنا ہے کہ اُنہیں تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ اور اس کے لئے وہ دن رات ایک کر دیتے۔ داعیانِ الی اللہ کی ٹیمیں بھجواتے تو خود اُن کے پیچھے جاتے اور اُن کے ساتھ رہتے۔ چیکنگ کرتے کہ کام کس طرح ہو رہا ہے، کہاں کہاں ہو رہا ہے۔ ان میں بیحد صبر اور برداشت تھی۔ اگر ماتحت غلطی کرتا تو اُسے پیار سے سمجھاتے۔ دوستوں کے کام کاج اور خاندان وغیرہ کا علم ہوتا اور اُن کے گھریلو مسائل وغیرہ حل کرنے میں مدد کرتے۔ اگر کسی مبلغ یعنی مقامی معلمین کے خلاف کوئی شکایت ہوتی تو کوشش کرتے کہ اُنہیں فارغ کرنے کے بجائے دوبارہ فعال اور مستعد کیا جائے اور جماعت کے استعمال میں لایا جائے۔ بعض لوگ بڑی جلدی فیصلے کر لیتے ہیں کہ فارغ کرو اور شکایت کرو، اور اس طرح فراغت کی کوشش ہوتی ہے لیکن یہ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے تھے کہ کسی احمدی سے اور خاص طور پر معلمین سے جتنا استفادہ کیا جا سکتا ہے کیا جائے۔

پھر ان کے معلمین ساتھی لکھتے ہیں کہ غیر از جماعت کے بڑے بڑے علماء کے ساتھ تعلقات تھے۔ عید وغیرہ کے موقع پر اُن کو تحائف بھجواتے۔ بیحد مستعد اور فعال تھے۔ شمالی علاقہ جات یعنی گھانا کے شمالی علاقہ جات میں اُن کی وسیع و عریض تبلیغی مہم کا ہی نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ وہاں پہچانی جاتی ہے۔ گھانا کے شمالی علاقہ میں آج سے بیس سال پہلے یا پچیس سال پہلے جماعت احمدیہ کا نفوذ بڑا مشکل تھا بلکہ ناممکن تھا۔ اِکّا دُکّا کوئی احمدی ہوتے تھے۔ اور کیونکہ دوسرے مسلمانوں کا وہاں زور ہے اور وہاں کے جو امام ہیں وہ شدید مخالفت کرنے والے تھے۔ بلکہ شروع شروع میں جب احمدیت وہاں گئی ہے تو شمال میں ہی یا شمال مغرب میں وہی پہلا علاقہ ہے جہاں ہمارے احمدیوں پر مقدمے بھی چلے اور جرمانے بھی ہوئے، قید بھی کئے گئے۔ لیکن بہر حال اب وہاں بالکل کایا پلٹی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجدیں بھی بنتی چلی جا رہی ہیں اور اُنہی مسلمانوں میں سے بلکہ اُن کے اماموں میں سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ کہتے ہیں کہ جماعت وہاں پہچانی جاتی ہے۔ یہ حافظ صاحب اکثر لوگوں کو خاموشی کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی دیتے رہتے تھے۔ آپ کے تعلقات امیر و غریب ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ تھے۔ لوگوں کے ذاتی مسائل حل کرنے کی بھرپور کوشش کرتے۔ آپ کو لوگوں سے کام لینے کا خوب سلیقہ آتا تھا۔ گھانا کے امیر اور دولتمند احمدی احباب کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات تھے اور اُن کی مدد سے شمالی علاقہ جات میں مساجد بنوایا کرتے تھے۔ جو اچھے مخیر، کھاتے پیتے احمدی ہیں ان کو تحریک کرتے تھے کہ تم پر اللہ تعالیٰ نے اتنا فضل فرمایا ہے اور اس فضل کا شکرانہ یہی ہے کہ تم ان غریب علاقوں میں مساجد بنا کے دو۔ چنانچہ وہاں کے مقامی لوگوں نے بہت ساری چھوٹی چھوٹی مساجد ان علاقوں میں بنائی ہیں۔

ایم ٹی اے پر ایک انٹرویو کے دوران آپ نے بتایا کہ وقف اور جماعت کی خدمت ہمارے خون میں ہے۔ ہمارے جینز (Genes) میں ہے۔ میرے والد صاحب گیمبیا میں پہلے مبلغ تھے جن سے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے چارج لیا تھا۔ پھر میرے والد صاحب کو لائبیریا میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ حافظ جبرائیل سعید صاحب فی الحقیقت خدمت کے جذبے سے معمور تھے۔ ذمہ داری کا احساس تھا۔ چنانچہ اپنی بیماری کے ایام میں بھی انہوں نے جو آخری خط مجھے لکھا، ہسپتال میں آئی سی یو (ICU) میں داخل تھے، آئی سی یو میں عموماً لوگوں کو ہوش کوئی نہیں ہوتی۔ اس میں انتہائی تکلیف میں لکھا کہ 'مَیں آئی سی یو سے انتہائی تکلیف سے یہ خط تحریر کر رہا ہوں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ حضور کام بہت زیادہ ہیں اور طاقت بالکل نہیں'۔ یعنی آخر وقت تک فکر تھی تو صرف یہ کہ کس طرح اسلام اور احمدیت کا پیغام ملک کے کونے کونے میں پہنچ جائے اور تمام گھانین کو مَیں جلد سے جلد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں لے آؤں۔

آپ نے اپنے ایک انٹرویو میں پاکستان جانے کا واقعہ بھی سنایا جو بڑا دلچسپ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گھانا کی جماعت نے فیصلہ کیا کہ کسی بچے کو قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لئے پاکستان بھجوایا جائے۔ چنانچہ سکول کے بچوں کا جائزہ لیا گیا اور حافظ صاحب کہتے ہیں کہ میرا انتخاب ہو گیا۔ میرے والد صاحب نے مجھے پوچھا تو مَیں نے رضامندی ظاہر کر دی۔ اُس وقت محمد بن صالح صاحب (یہ بھی ہمارے وہاں مبلغ سلسلہ ہیں) اور ابراہیم بن یعقوب صاحب (یہ بھی گھانین مبلغ ہیں جو آجکل ٹرینیڈاڈ میں ہیں) یہ پاکستان بھجوائے جا رہے تھے تاکہ جامعہ احمدیہ میں پڑھ سکیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ہم تینوں کا میڈیکل چیک اَپ ہوا۔ وہ دونوں تو اس میں پاس ہو گئے مگر میرے بارے میں ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ دبلا پتلا ہے اور وزن میں ہلکا پھلکا ہے۔ پاکستان کے شدید موسمی حالات ہیں اور یہ شدید گرمی اور شدید سردی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اس طرح کہتے ہیں کہ مَیں اَن فٹ ہو گیا۔ اس کا میرے والد صاحب کو شدید دکھ ہوا اور وہ دعاؤں میں لگ گئے اور ایک دن گھانا کی جماعت کے اس وقت جو امیر جماعت تھے مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب، اُن سے حافظ صاحب کے والد کہنے لگے کہ میرا بیٹا ضرور پاکستان جائے گا۔ تو امیر صاحب نے پوچھا: وہ کیسے؟ والد صاحب کہنے لگے کہ میں تہجد پڑھ رہا تھا تو میرے کانوں میں بڑی واضح آواز آئی ہے۔ اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ مَفَازًا (النبا:32)۔ یعنی متقیوں کے لئے کامیابی ہی ہے۔ کہتے ہیں مَیں تو ان دنوں اپنے بیٹے کے لئے بہت دعائیں کر رہا تھا۔ پس یہ خوشخبری میرے بیٹے کے لئے ہے۔ بہر حال کہتے ہیں میرے والد صاحب نے میری صحت کی طرف توجہ کی اور مجھے مارجرین کی شیشی لا کر دی اور کچھ خوراک وغیرہ بھی کہ مَیں کھایا کروں۔ دو یا تین ہفتوں کے بعد مَیں دوبارہ ٹیسٹ کے لئے بھجوایا گیا تو ڈاکٹروں نے مجھے میڈیکلی فِٹ کر دیا اور یہ لکھا کہ لڑکا مکمل طور پر فِٹ ہے، اُسے کوئی مسئلہ نہیں۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب جب بھی مجھے پاکستان میں خط لکھتے تو لکھا کرتے تھے کہ تمہارا جانا خدا کی تقدیر ہے۔ لہٰذا سنجیدگی کے ساتھ پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ اور پھر انہوں نے بھی اپنے والد صاحب کی خواہش کو خوب پورا کیا۔ اپنے پیچھے انہوں نے اپنی اہلیہ حنا سعید صاحبہ اور دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں، اُن کا نام ھبہ ارباب اور صبا کوجو اور منیر الھادی اور تہمینہ ہیں۔ ان کی کوشش یہی تھی کہ بچے بھی دینی اور دنیاوی تعلیم میں آگے آئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا جماعت کے ساتھ تعلق بھی مضبوط ہے۔ سارے بچے دینی تعلیم میں بھی آگے ہیں اور دنیاوی تعلیم میں بھی۔ تین بچے ماسٹرز کر چکے ہیں، ایم ایس سی کر چکے ہیں۔ بلکہ ایک بچی پی ایچ ڈی بھی کر رہی تھی۔ 2007ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم حافظ صاحب کو حج پر جانے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

ان کے جامعہ کے ایک ساتھی مکرم الیاس منیر صاحب جو جرمنی میں مربی سلسلہ ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب جامعہ میں مجھ سے ایک سال پیچھے تھے مگر بہت آگے نکل گئے۔ اُنہیں مَیں نے بچپن میں ہی ایک چھوٹے سے بچے کی شکل میں دیکھا ہوا ہے جب وہ اپنی معصوم عمر میں قرآنِ کریم حفظ کرنے کے لئے ربوہ کے حفظ کلاس میں داخل ہوئے تھے۔ اُنہیں نہ صرف حفظ قرآن کی سعادت ملی بلکہ نہایت شیریں لحن بھی قدرت نے عطا فرمایا ہوا تھا جس سے جامعہ کے دوران اور اس کے بعد جلسوں کے مواقع پر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع ملتا رہا۔ کہتے ہیں میں نے اُنہیں بہت قابل اور اپنے کام اور علم پر گرفت رکھنے والا مربی پایا۔ مضبوط وجود کے ساتھ ساتھ نہایت اطاعت گزار اور سعادت مند بھی تھے۔ (کہاں تو وہ کمزور بچے تھے لیکن آہستہ آہستہ جب بڑے ہوئے ہیں، جامعہ سے فارغ ہوئے ہیں تو اُن کا قد بھی تقریباً چھ فٹ کے قریب

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

ہوگیااور جسم بھی ان کا مضبوط تھا) لکھتے ہیں کہ مرحوم نظام جماعت کو سمجھنے والے اوراُس کی معمولی سے معمولی امر میں بھی پابندی کرنے والے بہت مخلص انسان تھے۔ اسی طرح برداشت کا مادہ بھی بہت تھا۔ ایک مرتبہ کسی دوست نے افریقن سمجھ کراس خیال سے کہ اُنہیں کونسی پنجابی آتی ہے، اُن کے بارے میں بعض ایسے الفاظ اُن کی موجودگی میں کسی کو ہدایت دیتے ہوئے کہہ دیئے جو مناسب نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے باوجود سمجھنے کے اُنہیں احساس تک نہیں ہونے دیا۔

عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل لکھتے ہیں کہ حافظ جبرائیل سعید صاحب اور خاکسار 1975ء سے 1982ء تک جامعہ احمدیہ میں کلاس فیلو رہے۔ حافظ صاحب نہایت محنتی اور ذمہ دار اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے اور اساتذہ کا بہت ادب کرنے والے انسان تھے۔ اردو بھی اچھی سیکھ لی تھی اور دیگر کلاس فیلوز کو انگریزی سیکھنے میں مدد کیا کرتے تھے۔ انگریزی عربی تقاریر اور مضمون نویسی میں حصہ لیتے تھے، اچھا مقابلہ ہوتا تھا۔ ہمیشہ خوشی اور بشاشت ان کے چہرے پر کھیلتی رہتی تھی۔ (یقیناً یہ خوشی اور بشاشت تو مَیں نے دیکھا ہے۔ کیسے ہی حالات ہوں ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ کبھی مَیں نے اُن کو یہ نہیں دیکھا کہ چہرے پر غم کے آثار ہوں۔ گھانا میں بھی مَیں نے اُن کو دیکھا ہے، اس کے بعد یہاں بھی دیکھا ہے) اُنہیں کھیل کا بھی بہت شوق تھا اور فٹ بال اچھا کھیلتے تھے۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں عمدگی سے حصہ لیتے تھے۔ دوستوں کے ساتھ پرانا تعلق قائم رکھا۔ 2005ء میں قادیان گئے تو وہاں سب دوستوں کی دعوت کی۔

احمد جبرائیل سعید کے بارے میں اَور دوسری رپورٹیں بھی ہیں۔ کہتے ہیں کہ گھانا کے ہمسایہ ملک ٹوگو میں بارڈر کے ساتھ شمالی علاقے میں تبلیغی کام کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے متعدد مرتبہ ان علاقوں کے دورے کئے اور تبلیغی مہمات کیں۔ یہاں مخالفت بھی بڑی تھی۔ چنانچہ آپ کی کوششوں سے ملک ٹوگو کے پانچ علاقوں ممپاگا (MAMPAGA)، ممپروگ (MAMPRUG)، اور مانگو (MAANGU)، اور بولے (BAULE)، اور لیماکارا (LEMAKARA) میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ اس طرح آپ نے ملک بورکینا فاسو کے بھی کئی دورے کئے اور یہاں بھی آپ کو جماعتی پروگراموں میں شرکت کے ساتھ بہت سے تبلیغی اور تربیتی کام کرنے کی توفیق ملی۔

فضل اللہ طارق صاحب امیر جماعت فجی لکھتے ہیں کہ جب حافظ جبرائیل سعید صاحب 2003ء میں فجی تشریف لائے تو کہتے ہیں اُس وقت میری اُن سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی اور قریب رہنے کا موقع ملا تو پہلی ملاقات میں حافظ صاحب کی ایک اچھی عادت کا مشاہدہ ہوگیا۔ وہ یہ کہ رات کو جب حافظ صاحب کی آنکھ کھلتی تو آپ قرآنِ کریم دہراتے رہتے تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ تبلیغ کے میدان میں صاحب تجربہ تھے۔ ہر چھوٹے بڑے سے اس کے مزاج کے مطابق تبلیغی گفتگو کیا کرتے تھے۔ دینی علم کے ساتھ دنیاوی معلومات سے بھی بہرہ مند تھے اور ایک کامیاب مبلغ کی طرح باتوں باتوں میں اسلام کا پیغام پہنچا دیتے تھے۔ آپ کا اندازِ تکلم بہت بے تکلفانہ تھا اور ہنستے مسکراتے ہوئے مشکل سے مشکل بات بھی بڑے آرام سے کر لیتے تھے۔

کریباتی کے مبلغ ابراہیم اے کے آر کو صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب کریباتی، طوالو اور دیگر جزائر میں تبلیغ کی خاطر بہت کثرت کے ساتھ دورہ جات کرتے اور اُن کی فیملی پیچھے بالکل اکیلی رہتی۔ مختلف جگہوں میں دوروں پر جاتے اور کبھی فیملی کی پرواہ نہ کرتے بلکہ کہتے تھے کہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے خلیفۃ المسیح نے میرا انتخاب کیا ہے اور مجھے یہاں بھجوایا ہے۔ خلیفۃ المسیح میرے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تبلیغ کا کبھی بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا اور ہر وقت یہی کوشش ہوتی کہ وہ خلیفہ وقت کی توقعات پر پورا اتر سکیں۔ جب ان کا تقرر واپس گھانا میں ہوا تو انہوں نے ان جزائر ممالک کے ساتھ اپنا ناطہ نہ توڑا بلکہ ان جزائر میں تبلیغ کے حوالے سے بہت فکر رہتی تھی۔ 2010ء میں جب مَیں نے دوبارہ بھی ان کو دورے پر بھجوایا ہے تو بڑا وسیع دورہ کر کے آئے تھے اور بڑی معلومات لے کر آئے اور وہاں جماعت کے نظام کو بڑا Establish کر کے آئے تھے۔

مبلغ کریباتی لکھتے ہیں کہ حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں مکرم انیس کلاٹا صاحب مرحوم جو کریباتی کے پہلے احمدی تھے، اُن کی اہلیہ کو فون کیا اور اُن کو جماعت کے ساتھ رابطہ رکھنے کی تلقین کی۔ یہ ہسپتال سے وہاں فون کر رہے ہیں جب بیمار کو بیماری کی فکر ہوتی ہے اور وہ بھی ایک دور دراز علاقے کے جزیرے میں۔ کہتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت آپ کو عطا فرمائی ہے اور آپ لوگوں کو اسلام تلاش کرنے کے لئے کوئی سفر نہیں کرنے پڑے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گھروں میں اسلام پہنچا کر آپ پر بہت فضل کیا ہے۔ اس لئے کبھی بھی جماعت کو نہیں چھوڑنا۔

احمد جبرائیل سعید صاحب کے ذریعے جن احباب نے بیعتیں کیں ان میں ایک میڈیکل ڈاکٹر علی بریبو صاحب بھی ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ اور بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ اُن کے دونوں بیٹے بھی اس وقت میڈیکل ڈاکٹر ہیں۔ موصوف کریباتی زبان کے ماہر ہیں اور اس وقت کریباتی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کر رہے ہیں بلکہ مکمل کر لیا ہے اور اب اُس کی ریویژن ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ احمدیت کے اس مایہ ناز فرزند کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے۔ خلافت احمدیہ کو ان جیسے سینکڑوں ہزاروں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ ان جیسے قابل، عاجز اور وفا شعار خادم سلسلہ کے رخصت ہونے کا غم بہت زیادہ ہے لیکن خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہونا ہی ایک مومن کی شان اور شیوہ ہے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ہی ہماری دعا اور سہارا ہے۔ اُن کے رخصت ہونے سے بشری تقاضے کے تحت جو مجھے فکر ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُسے بھی دور فرمائے۔ گھانا میں بھی اب مدرسۃ الحفظ قائم ہو چکا ہے۔ بلکہ میرا خیال ہے کچھ حفاظ کی کلاس وہاں سے نکل بھی چکی ہے اور مبلغین یعنی شاہد مبلغین تیار کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ بھی شروع ہو چکا ہے جو کم از کم افریقن، جو ویسٹ افریقن ریجن ہے یا شاید سارے افریقہ کو ہی سنبھالے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اُس میں سے بھی حافظ صاحب جیسے بلکہ اُن سے بڑھ کر خادمِ سلسلہ پیدا ہوں اور یہ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والے ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والوں میں سے دو کا ذکر کروں گا تو دوسرے مخلص جن کا ذکر کرنا ہے وہ ہیں جنہیں گزشتہ دنوں کوئٹہ میں شہادت کا رتبہ ملا۔ اور یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہوئے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتًا بَلۡ اَحۡیَآءٌ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ یُرۡزَقُوۡنَ (سورۃ آل عمران آیت 170) ۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور اُن کو اپنے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ اعزاز آج صرف افرادِ جماعت احمدیہ کو ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جا رہے ہیں جو اپنے ایمانوں کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی کئی مرتبہ بتا چکا ہوں کہ دشمن کے قتل و غارت کے یہ ہتھکنڈے احمدی کو اُس کے دین سے منحرف نہیں کر سکتے۔ انشاء اللہ۔

یہ شہید جنہوں نے کوئٹہ میں یہ اعزاز حاصل کیا ہے ان کا نام مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب ہے جن کو 11 رنومبر 2012ء کو سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ میں شہید کیا گیا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم نواب خان صاحب کی پڑدادی محترمہ بھاگ بھری صاحبہ المعروف محترمہ بھاگو صاحبہ کے ذریعے ہوا۔ محترمہ بھاگو صاحبہ قادیان کے قریب ننگل کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اس طرح آپ صحابیہ تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے ضلع ساہیوال رہائش پذیر ہوا۔ 1965ء میں کوئٹہ چلا گیا۔ منظور احمد صاحب شہید 1978ء میں کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد 1996ء میں اپنا کام شروع کیا اور ہارڈ ویئر کی دوکان بنائی۔ تھوڑے عرصے میں اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں نمایاں برکت دی۔ شہادت کا واقعہ ان کا یوں ہے کہ مرحوم 11 رنومبر 2012ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب اپنے گھر واقع سیٹلائٹ ٹاؤن سے اپنی دوکان پر (جو کہ قریب ہی ہے) جانے کے لئے پیدل گھر سے نکلے ہی تھے کہ دو موٹر سائیکل سوار افراد آئے جن میں سے ایک شخص موٹر سائیکل سے اتر کر منظور احمد صاحب کی طرف بڑھا اور گولی چلانے کی کوشش کی لیکن قریب ہونے کی وجہ سے منظور صاحب سے اس کی مڈھ بھیڑ ہوگئی۔ وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ انہوں نے اُس کو قابو کرنے کی کوشش کی اور منظور احمد صاحب اُس سے چھوٹ کر پیچھے گھر کی طرف بھاگے، کیونکہ وہ دو تھے اس لئے بچت یہی تھی کہ گھر آ جاتے۔ گھر کے گیٹ کے ستون کے ساتھ اُن کا گھٹنا ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئے۔ جس پر حملہ آور اُن کے پیچھے آیا اور منظور صاحب کے گرنے پر اُس نے اُن پر گولیاں چلائیں۔ ایک گولی سر سے رگڑ کھا کر گزر گئی جبکہ دوسری گولی سر کے پچھلے حصہ میں اور آگے ناک اور ماتھے کے درمیان سے نکل گئی جس سے موقع پر ہی شہادت ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو کافی عرصے سے مذہبی مخالفت کا سامنا تھا۔ اردگرد کے دکاندار بھی مخالفت میں پیش پیش تھے۔ علاقے میں کچھ عرصے سے جماعت کے خلاف بائیکاٹ کی مہم منظم انداز میں چلائی جا رہی ہے۔ حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی معروف گول مسجد میں ڈیرہ غازی خان سے ایک مولوی آ کر احمدیوں کے واجب القتل ہونے کے فتوے جاری کرتا رہتا ہے اور پورے علاقے میں اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
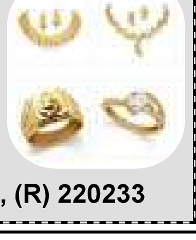
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

کرر ہا ہے۔

گزشتہ سال شہید مرحوم کی دوکان سے ملحقہ ایک معاند احمدی کی دکان میں آگ لگ گئی۔ ان باتوں سے بھی سبق نہیں سیکھتے۔ یہ دیکھیں کہ اُس کے آگ لگی، اُس کا تمام سامان جل کر را کھ ہو گیا۔ شہید مرحوم کی دکان براہِ راست آگ کی لپیٹ میں تھی مگر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں ہر لحاظ سے اُس کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ باہر پڑے ہوئے پلاسٹک کے بورڈ بھی معجزانہ طور پر محفوظ رہے۔ اس کو دیکھ کر سب حیران تھے لیکن یہ چیزیں ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

شہید مرحوم کو اپنے پورے خاندان سے نہایت شفقت اور محبت کا سلوک تھا۔ خاندان میں کسی کو بھی کسی چیز یا مالی معاونت کی ضرورت ہوتی تو آپ اُس کی ضرورت پوری کرتے تھے۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ بطور خاص جماعتی مہمان کو خدمت کے بغیر نہیں آنے دیتے تھے۔ اگر مرکز سے جماعتی مہمان آتے اور کوئی دوسرے احمدی دوست اُن کو اپنا مہمان بنا لیتے تو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے پر اصرار کرتے۔ چالیس پچاس افرادِ جماعت کے پروگرام کا گھر پر انتظام کرتے تھے۔ گھر پر ہی اُن کے کھانے کا انتظام بھی کرتے۔ خود مہمان نوازی کرتے۔ جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اس وقت بھی وہ نائب قائد حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن، سیکرٹری وقفِ جدید اور سیکرٹری تحریکِ جدید کے علاوہ حلقہ کے سکیورٹی اور اصلاحی کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ شہید اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 2007ء میں نظامِ وصیت میں شامل ہوئے۔ شہادت سے ایک ہفتہ قبل شہید مرحوم کے والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کا ہجوم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کسی کی شادی ہے اور اپنے ہاتھ سے بارات کو روانہ کر رہا ہوں۔ یہ ان کے والد صاحب کہتے ہیں۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ مَیں جا رہی ہوں اور میرے بچے اور دیورانی میرے ہمراہ ہیں۔ راستے میں ایک کالا کُتّا حملہ کرتا ہے۔ مَیں اپنی دیورانی کے پیچھے چھپ جاتی ہوں اور کہتی ہوں کہ دعا کریں لیکن وہ کالا کُتا میری شہ رگ سے پکڑ لیتا ہے۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں والد مکرم نواب خان صاحب کے علاوہ اہلیہ محترمہ شبانہ منظور صاحبہ اور دو بیٹیاں عزیزہ نعمانہ منظور واقفۂ نو بعمر دس سال اور عزیزہ فائزہ منظور بعمر آٹھ سال اور بیٹا توحید احمد وقفِ نو عمر چھ سال اور ایک بھائی مسعود احمد صاحب اور ہمشیرگان یادگار چھوڑے ہیں۔ شہید مرحوم کی والدہ وفات پا چکی ہیں، دوسری والدہ ان کی حیات ہیں۔ بہر حال ان دونوں مرحومین کے جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے، شہید کا اور اُن (حافظ جبرئیل سعید صاحب) کا جنازہ غائب مَیں ابھی جمعہ کی نمازوں کے بعد پڑھاؤں گا۔

آجکل پاکستان کے لئے عمومی طور پر بھی دعائیں کریں۔ یہ احمدی شہداء تو اپنے عہدوں اور وفاؤں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ وقت لائے جب احمدیوں کے لئے وہاں سہولتیں پیدا ہوں اور سُکھ کے سانس لے سکیں۔ آج سے اب محرّم بھی شروع ہے اور محرِم میں احمدیوں کے لئے تو پہلے سے بڑھ کر کربلائیں بنانے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ یہ خود بھی ایک دوسرے کی قتل و غارت کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اُس سے سبق سیکھیں، آپس میں مسلمان مسلمان کی گردنیں کاٹ رہا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اور ان دنوں میں، اس محرّم کے مہینہ میں بھی خاص طور پر درود اور صدقات کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ امتِ مسلمہ کے لئے آجکل جو سخت حالات ہو رہے ہیں اُس کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی سچائی کا راستہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ یہ لوگ ان مشکلات اور ان عذابوں سے نجات حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں جس کے ذریعے سے کہا جا سکے کہ مُسلم اُمّہ کے لئے کوئی بچاؤ کا رستہ ہے سوائے اس کے کہ زمانے کے امام کو یہ ماننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

Tanveer Akhtar 08010090714

Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of

SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

ایک حدیث کے درست معانی

(طارق حیات۔ ربوہ، مربی سلسلہ احمدیہ)

آنحضور ﷺ کا فرمان ہے:

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ۔ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

(سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں ارکان ایمان یا ارکان اسلام کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ نہایت ہی لطیف معانی سے پر کلام ہے جو محسن انسانیت کی زندگی اور اسوہ حسنہ کے حسین گوشوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر آگے آرہا ہے۔

ہمیں لکھا ہوا ملتا ہے کہ ''شاعر مشرق اور حکیم الامت'' ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے 30 دسمبر 1915ء کو لاہور سے مہاراجہ کشن پرشاد (وزیر اعظم ریاست حیدرآباد) کے نام ایک مکتوب تحریر کیا تھا اس میں وہ فرماتے ہیں:

''لندن میں ایک انگریز نے مجھ سے پوچھا تم مسلمان ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تیسرا حصہ مسلمان ہوں۔ وہ حیران ہو کر بولے کس طرح؟ میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں پسند ہیں۔ نماز، خوشبو اور عورت۔ مجھے ان تینوں میں سے صرف ایک پسند ہے۔ مگر اس تخیل کو داد دینی چاہئے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کا ذکر دو لطیف چیزوں کے ساتھ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عورت نظام عالم کی خوشبو ہے اور قلب کی نماز ....''

(سہ ماہی رسالہ اردو شمارہ اپریل 1967ء کراچی۔ بحوالہ ہفت روزہ لاہور 28 اگست 1967 صفحہ 6۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ: 319-318)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس حدیث کے معانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''دیکھو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کا بندوں کو حکم ہے مگر خدا تعالیٰ یہی نہیں کہتا بلکہ یہ بھی کہتا ہے کہ خدا کی مخلوق سے بھی محبت کرو اور رسول کریم ﷺ فخر کرتے ہیں کہ تین چیزیں مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں اور ان سے میں محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں: (حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ۔ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ) کہ مجھے ایک تو خوشبو کی محبت ہے ایک عورتوں کی اور ایک نماز کی۔ اب اگر غور سے دیکھا جائے تو ان تین چیزوں کی کامل محبت رسول کریم ﷺ میں پائی جاتی ہے۔ اور اس قدر پائی جاتی ہے کہ اس کی نظیر اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ طِیب سے مراد خوشبو اور صفائی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ سے پہلے کا کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں صفائی پر اس قدر زور دیا گیا ہو۔ جس قدر اسلام نے دیا ہے۔ پہلے مذاہب میں یہی کمال سمجھا جاتا تھا کہ انسان میلا اور گندا رہے۔ آج تک کئی پادری ناخن تک نہیں اُترواتے اور جتنی زیادہ غلاظت ان کے ناخنوں میں ہو اتنے ہی زیادہ خدا رسیدہ سمجھے جاتے ہیں وہ سالہا سال تک نہاتے نہیں۔ لیکن محمد ﷺ فرماتے ہیں۔ طِیب یعنی صفائی نہایت ضروری ہے اور اس بات کو آپ نے ہی قائم فرمایا اور اس سے محبت کرتے تھے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مجھے عورتوں کی محبت ہے۔ یہاں نساء کا لفظ ہے۔ ازواج کا نہیں۔ یعنی بیویوں کا ذکر نہیں بلکہ عام عورتوں کا ذکر ہے۔ اور آپ فرماتے ہیں کوئی مذہب نہیں آیا جس نے عورتوں کے حقوق اور فوائد کی اس طرح نگہداشت کی ہو جس طرح میں کرتا ہوں۔ پہلے مذاہب نے عورتوں کے حقوق دبائے ہوئے ہیں کوئی ان سے ہمدردی نہیں کرتا مگر میں اس کے حقوق قائم کروں گا اور میں ان کی ترقی کا بھی اسی طرح خیال رکھوں گا جس طرح مردوں کی ترقی کا۔ پھر فرمایا 'قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ'' کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ یہ بھی خاص امتیاز ہے جو اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ دنیا میں کوئی قوم نہیں جس میں نماز کی طرح عبادت میں باقاعدگی رکھی گئی ہو۔ پچھلے تمام مذاہب ظاہری حرکات پر زور دیتے رہے یا ان میں عبادت کے اوقات اتنے فاصلہ پر رکھے ہیں کہ روحانیت کمزور ہو جاتی ہے مگر صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کے ماننے والوں کو ایک دن میں پانچ وقت عبادت کے لئے بلایا جاتا ہے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ عیسائی اور ہندو ہفتہ میں ایک بار عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے بعض لوگ رات دن عبادت کرتے ہوں مگر یہ اجتماعی عبادت کا ذکر ہے۔ ایک دن میں کئی بار عبادت کرنے کا حکم رسول کریم ﷺ نے ہی دیا ہے۔ پھر صلوٰۃ کے معنی دعا کے بھی ہیں اور اس طرح رسول کریم ﷺ نے دعا پر زور دیا ہے۔ دوسرے مذاہب کی عبادتوں میں ظاہری باتوں پر زور دیا گیا ہے اور ان کے ذریعہ عبادت میں لذت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً آریوں اور عیسائیوں میں گانا بجانا ہوتا ہے مگر رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسی عبادت عطا ہوئی ہے کہ اسی میں لذت ہے اور ایسی لذت ہے جس کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔

پس یہ محبت ہے جو رسول کریم ﷺ کو دی گئی۔ اب کیا رسول کریم ﷺ خوشبو، عورتوں اور صلوٰۃ سے محبت کرنے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) مشرک ہو گئے تھے ہرگز نہیں ....''

(دورہ یورپ (سفر یورپ میں غیر معمولی کامیابی کے بعد مسجد اقصیٰ میں تقریر)۔ انوار العلوم جلد 8 صفحہ۔ 606 تا 608) ❁❁

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی جاری فرمودہ آفاقی تحریک ۔ تحریک جدید

دلاور خان ۔ قادیان دارالامان

بانی اسلام سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عین پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام نے ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تا دین حق کی کھوئی ہوئی عظمت اور قرآن کریم کی حکومت کو قائم کیا جائے اور ساری دنیا کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اہل دنیا پر اسلام کی صداقت کو آشکار کرنے میں مصروف تھے کہ قادیان کے کچھ سرکردہ آریوں نے معجزانہ نشان نمائی کا مطالبہ کیا۔

اس تعلق میں چلہ کشی کیلئے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور آپ کی دعائیں درجہ قبولیت کو پہنچیں اور اللہ تعالیٰ نے ایک جلیل القدر فرزند عطا ہونے کی بشارت دی۔ جسے آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سبز اشتہار کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ اشتہار جماعت احمدیہ میں ''پیشگوئی مصلح موعود'' کے نام سے موسوم ہے۔ اس موعود بیٹے کی ۵۲ علامتیں بیان ہوئیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ''وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ موعود بیٹا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو عطا کیا۔ جس کا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ آپ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اور ۱۹۴۴ء کے شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے موعود خلیفہ مصلح موعود اور پسر موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے عہد خلافت کے آغاز سے ہی تبلیغ و اشاعت دین کے کاموں کو منصوبہ بند طریق کے ساتھ شروع کیا۔ تبلیغ و اشاعت کو بہتر بنانے کیلئے ۱۹۱۹ء میں صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت نظارت دعوت و تبلیغ کا شعبہ قائم فرمایا۔ یہ اندرون ملک اشاعت دین کی ایک مہم تھی۔ بیرون ملک اسلام کا زندگی بخش جام پلانے کیلئے ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی شکل میں ۲۷ اہم مطالبات پر مشتمل ایک ہمہ گیر انقلابی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا تا کہ اس کے ذریعہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام کو بلند کیا جائے۔ ۱۹۳۴ء کا زمانہ جماعت احمدیہ کیلئے خطرات سے بھرا ہوا تھا۔ معاندین احمدیت اپنے ناپاک عزائم لیکر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کمر بستہ تھے۔

ایسے مہیب اور پر خطر حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خاص تصرف الٰہی سے ایک مبارک تحریک کا باضابطہ اعلان کیا تا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کی ضامن رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بھی اپنی شان سے پورا ہوا کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''

تحریک جدید کا پُرشوکت اعلان:

اس بابرکت تحریک کا باضابطہ اعلان کرنے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کیلئے پوری جماعت کو ذہنی طور پر تیار کرنے کی غرض سے ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے لئے یہ وقت بہت نازک ہے۔ ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار کو قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے...... پس جیسا کہ حکومت پنجاب کے بعض افراد نے ہتک کی ہے، احرار کا بھی چیلنج موجود ہے۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ ہتک کا بھی ازالہ کریں اور چیلنج کا بھی جواب دیں۔ اور ان دونوں باتوں کے لئے جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں، کریں۔ اس کیلئے میں آپ لوگوں سے ایسی بھی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے پہلے وہ معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں۔ اسلئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں ...... میں امید کرتا ہوں کہ جس قدر میرا مطالبہ ہوگا اُس سے کم طاقت خرچ نہ ہوگی اور جماعت کا ہر شخص قربانی کیلئے تیار رہے گا''۔ (مطالبات تحریک جدید صفحہ ۴)

اس کے بعد ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء کے خطبہ جمعہ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اس آسمانی تحریک کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے جس کا خلاصہ حضور کے الفاظ میں اس طرح ہے کہ:۔

''تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام ''تحریک جدید ہے''

(الفضل جلد ۳۰ شمارہ نمبر ۲۸۰)

معجزانہ تصرف الٰہی

اس ولولہ انگیز اعلان کے ساتھ ہی حضورؓ نے بالقاء الٰہی جماعت کو یہ خوشخبری بھی عطا فرمائی:

''میں زمین احرار کے پاؤں تلے سے نکلتی دیکھتا ہوں''

اللہ تعالیٰ نے جماعت کی خاص تائید و نصرت فرمائی کہ چند ہفتوں میں ایسی کایا پلٹی کہ سارے پنجاب سے احرار کی صف لپٹتی دکھائی دینے لگی۔ پھر ایک زمانے نے دیکھا کہ جو احمدیت کا اور قادیان کا نام و نشان مٹانے کا راگ الاپ رہے تھے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور منارۃ المسیح کی اینٹوں کو دریائے بیاس میں بہا دیں گے۔ خود ذلت و رسوائی کے گڑھے میں اتارے گئے۔ خود اُن کے دجل و فریب کی عمارت دیکھتے ہی دیکھتے پیوند خاک ہوگئی۔

اس تعلق میں سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۱ ملاحظہ ہو:

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَ اَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے جنت کے عوض مومنوں سے ان کی جانیں اور اموال خرید لئے ہیں۔

خلیفہ وقت کی مبارک تحریک اور اس قرآنی ارشاد کی روشنی میں دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں نے خود کو زندگی بھر کے لئے خدمت دین کی خاطر وقف کر دیا اور مخلصین جماعت نے خلیفہ وقت کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ابتدائی تین سالوں میں ستائیس ہزار روپے کے مالی مطالبہ کے بالمقابل قریباً چار لاکھ روپے پیش کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام مخلصین کو بہترین جزائے خیر سے نوازتا چلا جائے جو آج بھی حضور انور اور موجودہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دل کھول کر مالی قربانی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہوئے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقعہ کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر اور کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہوسکتا۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں، ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقینا میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی، وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک گھڑی تھی جبکہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی''۔

(انوار العلوم جلد نمبر ۱۴ صفحہ ۱۱۶)

تحریک جدید مالی قربانی کا ایک بہترین ذریعہ ہے:

ہم خوش قسمت ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہیں۔ غیر از جماعت افراد اس سے محروم ہیں اور نہ ہی اُن کا کوئی امام ہے اور نہ ہی اُن کے پاس کوئی بیت المال ہے۔ مالی قربانی کیلئے کوئی ذریعہ نہیں کہ غیر اُس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ زکوٰۃ مال کو پاک کرتی ہے۔ مالی قربانی کے متعلق قرآنی ارشادات اور احادیث نبویہ بھری پڑی ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون اتنا وسیع ہے کہ اس کے لئے ایک علیحدہ باب درکار ہے۔ بہرحال جماعت احمدیہ مسلمہ اس وقت امام مہدی علیہ السلام کی پانچویں خلافت کے سایہ میں پھل پھول رہی ہے اور افراد جماعت ایک دوسرے سے بڑھ کر اُسی طرح مالی قربانی پیش کر رہے ہیں جیسے اولین دور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ مالی قربانی پیش کرتے رہے تھے۔ آج حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دور میں آخرین کو یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اولین سے ملا دیئے گئے ہیں۔ اس امر کے بیان کیلئے بھی ایک علیحدہ باب درکار ہے۔ بہرحال ہم خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مالی قربانی میں بڑھنے کی جو سعی کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کے اخلاص و ایمان میں ازدیاد عطا کرے۔ آمین۔ پس چندہ حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات کے بعد اگر کوئی چندہ اہم ہے تو یہ چندہ تحریک جدید ہے۔

دائمی تحریک

شروع میں یہ تحریک تین سال پھر سات سال، سے بڑھا کر دس سال اور پھر دس سال کا دور ختم ہونے کے بعد حضور انور نے اس تحریک کو ۱۹ سال کے عرصہ تک بڑھا دیا۔ بلکہ ایک نئی پانچ ہزاری فوج کو بھی آگے آنے کیلئے ارشاد فرمایا: جو نئے سرے سے اس تحریک میں حصہ لیکر ایک دوسرے انیس سالہ دور کی بنیاد رکھے۔ حضور نے ان کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھنے کا ارشاد فرمایا:

۱۹۵۳ء میں ۱۹ سالہ دور ختم ہوا تو حضورؓ نے اس سکیم کو دائمی قرار دے دیا اور ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

''تحریک جدید کے کام کو وسیع کرنے کے بعد خدا تعالیٰ نے میرا ذہن اس طرف پھیرا کہ تمہارے منہ سے جو عرصے بیان کروائے گئے تھے وہ محض کمزور لوگوں کو ہمت دلوانے کیلئے تھے۔ ورنہ حقیقتاً جس کام کیلئے تو نے جماعت کو بلایا تھا، وہ ایمان کا جزو ہے اور ایمان کو کسی حالت میں اور کسی وقت بھی معطل نہیں کیا جاسکتا''۔

نیز فرمایا: ''میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تحریک جدید کو اس وقت تک جاری رکھوں گا جب تک کہ تمہارا سانس قائم ہے تا خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت صرف ۱۹ سال تک محدود نہ رہے بلکہ وہ تمہاری ساری عمر تک چلتی چلی جائے اور جس کی ساری زندگی تک خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام جاتے ہیں، اس کے مرنے کے بعد بھی وہ اس کے ساتھ جاتے ہیں''

(المصلح ۱۱ دسمبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۔۳)

پانچ ہزاری مجاہدین

تحریک جدید کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کشف بھی پورا ہوگیا جس میں حضور کو غلبہ حق کے لئے پانچ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ایک فوج دی گئی تھی۔

یہ کشف اس طرح پورا ہوا کہ تحریک جدید کے پہلے ۱۹ سالہ دور (۱۹۳۴ تا ۱۹۵۳ء) میں حصہ لینے

والے احباب پانچ ہزار کے قریب تھے ان لوگوں کی قربانیاں احیائے دین کیلئے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔اس لئے حضورؓ نے فرمایا:

''تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کیلئے اور اس کے جھنڈے کے بلند رکھنے کیلئے اس میں حصہ لیا اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ پا رہی ہے''۔

(۱۹ سالہ کتاب صفحہ ۲۱)

(جون ۱۹۵۹ء میں پانچ ہزار مجاہدین کی مکمل فہرست دفتر کی طرف سے شائع کی گئی ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ریزروفنڈ کی نسبت فرمایا:

''میں نے آج سے کچھ سال پہلے ۲۵ لاکھ ریزروفنڈ کی تحریک کی تھی مگر وہ تو ایسا خواب رہا جو تشنہ تعبیر ہی رہا مگر اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ذریعہ اب پھر ایسے ریزروفنڈ کے جمع کرنے کا موقع بہم پہنچا دیا ہے اور ایسی جائیدادوں پر یہ روپیہ لگایا جا چکا اور لگایا جا رہا ہے جن کی مستقل آمد ۲۵، ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ ہوسکتی ہے تا تبلیغ کے کام کو بجٹ کی کمی کی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔''

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۱۱)

تحریک جدید کے تقاضے

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور جو پہلے سے اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں، وہ پہلے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کریں اور جو نوجوان کسی وجہ سے اب تک اس جہاد میں حصہ نہیں لے سکے، وہ اب وعدے لکھائیں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں''۔

نیز فرمایا:''وہ دن ہماری جماعت پر بہت جلد آنے والا ہے کہ جماعت میں ایسے مصنف پیدا ہو جائیں گے جو ہمارے زمانے کے حالات لکھیں گے...... وہ ہر طبقہ کے قربانی کرنے والے احمدیوں کے حالات لکھیں گے......ان کے ناموں کو نہایت عزت اور فخر کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔اور ٹھیک اسی طرح یاد کیا جائے گا جس طرح ہم آج صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں کو عزت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور تمہاری آنے والی نسلیں جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی تو ادب اور احترام کے ساتھ ان کے سر جھک جایا کریں گے''

''آج سے ہر نوجوان ...... اس بات کا عہد کرے کہ وہ اس میں ضرور شامل ہوگا ...... میں جماعت کے نوجوانوں کو......توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو اپنے ذمہ لے لیں......اور وہ کسی نوجوان کو بھی اس میں حصہ لئے بغیر نہیں چھوڑیں گے''۔

(الفضل ۱۳؍دسمبر ۱۹۴۶ء)

ذیلی تنظیموں کی مشترکہ ذمہ داری:

بانی تحریک جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۶ نومبر ۱۹۴۳ء کو تحریک جدید کے دسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ دونوں تنظیموں کو یہ ذمہ داری سونپی کہ:۔

''میں امید کرتا ہوں کہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ، یہ دونوں اپنے وقت کی قربانی کر کے زیادہ سے زیادہ کانوں تک اس آواز کو پہنچانے کی کوشش کریں گے اور اس غرض کیلئے خاص طور پر جلسے منعقد کر کے لوگوں کو تحریک کریں گے کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔اسی طرح وہ ہر ایسی جگہ آدمی مقرر کر دیں جو ہر احمدی تک یہ آواز پہنچا دیں اور اسے دین کی خدمت میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔مگر جبر سے نہیں، زور سے نہیں، محبت اور اخلاص سے تحریک کرو اور کسی کو اس میں شامل ہونے کیلئے مجبور مت کرو۔ جو شخص محبت اور اخلاص سے اس تحریک میں حصہ لیتا ہے وہ خود بھی بابرکت ہے اور اس کے روپیہ میں بھی برکت ہوگی۔ لیکن وہ جو مجبوری اور کسی کے زور دینے پر تحریک میں حصہ لیتا ہے اس کے دیئے ہوئے روپیہ میں کبھی برکت نہیں ہوسکتی۔ پس کسی کو جبراً اس تحریک میں شامل کر کے اس برکت کو کم مت کرو۔ بلکہ اگر تمہیں ایسا روپیہ ملتا بھی ہے تو اسے دور پھینک دو کہ وہ ہمارے لئے نہیں بلکہ شیطان کے لئے ہے۔ ہمارے لئے وہی روپیہ ہوسکتا ہے جو خدا کیلئے دیا جائے اور جسے ہم خدا کے سامنے پیش کرنے میں فخر محسوس کر سکیں''

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۳)

اسی طرح ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۶ کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''قادیان میں بھی اور بیرونی جماعتوں میں بھی ہر جگہ جلسے کئے جائیں۔ لجنہ اماء اللہ الگ جلسے کرے، انصار اللہ الگ جلسے کریں، خدام الاحمدیہ الگ جلسے کریں اور تحریک جدید کے مطالبات اور اس کے اصول کو پھر تازہ کیا جائے۔ پھر جماعت کے قلوب میں ان اصولوں کو واضح کیا جائے اور جماعتوں میں بیداری اور ہوشیاری پیدا کی جائے۔ دوبارہ تحریک جدید کو زندہ کر کے اور اس کے مطالبات کی اہمیت بتا کر لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کا مادہ پیدا کیا جائے'' (الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶)

چندہ تحریک جدید اور حضرت مصلح موعودؓ کی تین دعائیں:

۱۔اگر تمہیں تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی تو اللہ تعالیٰ تمہیں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہارے دلوں کی گرہیں کھول دے۔

۲۔اگر تمہیں اللہ تعالیٰ نے اس میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے لیکن تم نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں بشاشتِ ایمان عطا فرمائے تا تم اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے سکو۔

۳۔ اگر تم نے اس میں حصہ لیا تھا اور اپنی حیثیت کے مطابق لیا تھا لیکن اپنی کسی شامت اعمال کی وجہ سے یا کسی مجبوری کی وجہ سے تم اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے تو اللہ تعالیٰ تمہاری شامت اعمال اور مجبوریاں دور کرے اور تمہیں اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

نیز حضورؓ نے فرمایا: ''جماعت کو چاہئے کہ تمام افراد کو کھینچ کر تحریک جدید میں شامل کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے اس میں تھوڑا حصہ بھی لیں گے تو بعد میں وہ زیادہ حصہ بھی لینے لگ جائیں گے۔''

(بدر یکم مارچ ۱۹۵۴)

حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ایمان افروز اقتباس

''اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے ۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! ایک بار پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنے میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تا کہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے ۔ اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اس غرض کیلئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا تعالیٰ کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہؐ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہؐ کو دینا ہے اور محمد رسول اللہؐ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے۔ میری آواز نہیں۔ میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں۔ تم میری مانو ! خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو!! خدا تمہارے ساتھ ہو!!! اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ''۔ آمین۔

(سیر روحانی مطبوعہ فضل عمر فاؤنڈیشن صفحہ ۶۱۹۔۶۲۰۔اخبار بدر ۱۱؍نومبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۲)

تحریک جدید کی برکات اور اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بانی تحریک جدید اور وقف جدید اس رؤیا کا ذکر اپنے الفاظ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

''جن لوگوں نے میری بیعت کر لی ہے میں انہیں تاکید کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کا چندہ میری معرفت دیں۔ یہ تجویز میں ایک رؤیا کی بناء پر کرتا ہوں جو ۸ مارچ ۱۹۰۷ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ ان کی اپنی کاپی الہامات میں درج ہے۔ اس کے آگے پیچھے حضرت صاحب کے اپنے الہامات درج ہیں اور اب بھی وہ کاپی موجود ہے۔ یہ ایک لمبی خواب ہے۔ اس میں میں نے دیکھا کہ''ایک پارسل میرے نام آیا ہے محمد چراغ کی طرف سے آیا ہے اس پر لکھا ہے محمود احمد۔ پرمیشر اس کا بھلا کرے۔ خیر اس کو کھولا تو وہ روپوں کا بھرا ہوا صندوقچہ ہوگیا۔ کہنے والا کہتا ہے کہ کچھ تم خود رکھ لو کچھ حضرت صاحب کو دے دو''۔ پھر حضرت صاحب کہتے ہیں کہ محمود کہتا ہے کہ ''کشفی رنگ میں آپ مجھے دکھائے گئے اور چراغ کے معنے سورج سمجھائے گئے اور محمد چراغ کا مطلب ہوا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جو کہ سورج ہے اس کی طرف سے آیا ہے''۔

غرض یہ ایک سات سال کی رؤیا ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت صدر انجمن احمدیہ کو روپیہ میری معرفت ملے گا۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملتا ہے۔ پس جو روپیہ آتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی بھیجتے ہیں۔ حضرت صاحب کو دینے سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اشاعت سلسلہ میں خرچ کیا جائے۔ قرآن شریف کی ایسی آیات کے صحابہؓ نے یہی معنے کئے ہیں۔ یہ ایک سچی خواب ہے، ورنہ کیا چھ سال پہلے میں نے ان واقعات کو اپنی طرف سے بنا لیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اسے پورا بھی کر دیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔''

(از کتاب منصب خلافت صفحہ ۵۵و۵۶)

الحمد للہ! یہ رؤیا آج نہایت شان کے ساتھ۔ من وعن پوری ہو رہی ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی برکت

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India) Ph. (S) 01872-224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سے جماعت کو مالی لحاظ سے ہر لمحہ مضبوط کر رہا ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک نشانی ہے کہ آپ کے ذریعہ ایسا بیت المال کا نظام قائم ہوا جو آپؑ کے روحانی خلیفۂ وقت کی نگرانی میں نہایت خوبی کے ساتھ دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے، اور تبلیغ اسلام اور انسانیت کی خدمت کیلئے مالی قربانی کی جارہی ہے۔ الحمدللہ۔

اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ جو بانی تحریک جدید اور وقف جدید ہیں، ان تحریکات میں بھی خلیفہ وقت کی نگرانی اور خصوصی طور پر آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ بھی احمدیت کی صداقت اور خلیفہ وقت کی قبولیت دعا کا ایک نشان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے ہمیشہ جماعت کا ہر قدم خلافت کے زیر سایہ رہنے کی وجہ سے ترقی کی طرف رہتا ہے۔ پس جب تک ہم خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے تو انشاء اللہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف رہے گا اور اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو ہمیں مومنوں کی ایک صفت یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ مومنوں کو جو بھی تحریک کی جاتی ہے۔

(سورت النبأ آیت ۳۵)

وہ مایوس نہیں ہوتے کہ ابھی تحریک کی گئی تھی، پھر ہم سے مطالبہ کیا جارہا ہے یا ہم پر نعوذ باللہ بوجھ ڈالا جارہا ہے بلکہ وہ ایک پیالے کے بعد دوسرا پیالہ پیتے چلے جاتے ہیں یعنی ایک قربانی کے بعد دوسری قربانی زندہ دلی اور بشاشت کے ساتھ کرتے چلے جاتے ہیں اور یہی زندہ قوم کی اور ایک جنت نظیر معاشرے کی علامت ہے جو قرآن نے بھی بیان کی ہے۔

تحریک جدید اور دیگر مالی تحریکات کے متعلق حضورؒ فرماتے ہیں:۔

........''حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ کو دیکھ لو۔ آپ نے مختلف اوقات میں باوجود اس کے کہ جماعت پہلے مالی قربانیاں پیش کر رہی تھی، اس کے سامنے کئی نئی سکیمیں رکھیں اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں پورا کرے اور ہم نے دیکھا کہ جماعت بشاشت اور خوشی کے ساتھ چھلانگیں لگاتی ہوئی آپ کی طرف دوڑی اور ہنستے ہوئے اس نے اپنے مزید اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیئے۔ وصیت کا چندہ دینے والوں نے تحریک جدید کے چندہ میں بھی بشاشت اور خوشی کا حصہ لیا۔ تحریک جدید کا چندہ دینے والوں نے وقف جدید کے چندوں میں بھی خوشی اور بشاشت کے ساتھ حصہ لیا۔ پھر تحریک جدید اور وقف جدید کے سوا دوسرے لازمی چندے دینے والوں نے ان چندوں میں بھی بڑی بشاشت سے حصہ لیا۔ جو محض وقتی نوعیت کے تھے۔ مثلاً باہر کے ملکوں میں مساجد کی تعمیر ہے۔ مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہماری بہنوں نے ہی دنیا کو بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے اور رہتی دنیا تک ایک مومن کے دل میں ان کا نام بڑے فخر کے ساتھ یاد رہے گا اور مومنوں کی دعائیں انہیں ہمیشہ حاصل ہوتی رہیں گی''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد چہارم صفحہ ۴۰)

ایک موقعہ پر حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

''غلبہ اسلام کی جو مہم تحریک جدید کے ذریعہ جاری ہوئی وہ قیامت تک کیلئے ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء)

بچوں کے دل میں سلسلہ کیلئے قربانیوں کا شوق پیدا کرو

''.........دوسری اور تیسری چیز جس کی طرف آج میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ تحریک جدید کا دفتر سوم اور وقف جدید میں جو بچوں میں تحریک کی گئی تھی، یہ دو باتیں ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے چندہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اس نے ابتداء ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔ اس قربانی کا فلسفہ سیدنا حضرت فضل عمرؓ نے بیان فرماتے ہوئے اس امر کی بھرپور تلقین فرمائی ہے کہ ہر جہت سے بچت عمل میں لاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ استطاعت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

نیز فرمایا ''چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو عمومی طور پر جماعت کیلئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق ساری دنیا میں اشاعت اسلام سے ہے''۔

(خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۹۳ء)

تحریک جدید کے 79 ویں سال کے آغاز کا اعلان

اب ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ نومبر ۲۰۱۰ء کو بمقام مسجد بیت الفتوح لندن میں اپنے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے ۷۹ ویں سال کا اعلان فرمایا ہے۔ حضور انور نے قرآنی آیات کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کے بارے بتایا اور یہ بھی کہ جماعت احمدیہ دن اور رات قربانیاں کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں مالی قربانی کے معیاروں کو بلند تر کرتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

زیادہ ہے....

ارشاد عرشی ملک اسلام آباد

خاصۂ عشق راز داری ہے اور تری ہاؤ ہُو زیادہ ہے
تیری آہ و بکا کے پردے میں خود نمائی کی بُو زیادہ ہے
اپنی حالت کی فکر کر عرشی آپ اپنا محاسبہ کر لے
خامشی عاشقوں کا شیوہ ہے اور تری گفتگو زیادہ ہے
جو جھمیلوں میں گھر کے دنیا کے یاد کرتے ہیں تجھ کو اے مالک
تیرے نزدیک ایسے لوگوں کی لازماً آبرو زیادہ ہے
نت نئے درد مانگتا ہے دل اور پھر اور کی تمنا ہے
کرب تو نے عطا کیا ہے بہت پر مری آرزو زیادہ ہے
جذب و مستی کا آج عالم ہے دو رکعت عشق ہی ادا کر لوں
آنسوؤں سے نہائی ہیں آنکھیں دل بھی کچھ باوضو زیادہ ہے
توڑ دوں میں رواج کے پھندے پاٹ ڈالوں یہ دوریاں ساری
عشق کا میرے سر میں سودا ہے یا رگوں میں لہو زیادہ ہے
خوب کھل کر بہار آئی ہے باغ سارا مہک مہک اٹھا
زخمِ دل پل بہ پل چٹکتے ہیں اب کے ذوقِ نمو زیادہ ہے
اپنی ہستی مٹا کے میں عرشی کاش تیرا سراغ پا جاؤں
چین پڑتا نہیں کہیں دل کو دن بدن جستجو زیادہ ہے

اعلان بابت تدوین تاریخ خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال پلاٹینم جوبلی کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تاریخ بعد از تقسیم ملک شائع کرنے کی بھی از راہ شفقت منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اس عرصہ کی تاریخ کی تدوین کے سلسلہ میں ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر مکرم رفیق احمد صاحب بیگ نائب صدر و مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ہیں۔ کمیٹی ہذا مجلس خدام الاحمدیہ کی تاریخ بعد از تقسیم ملک کے حوالہ سے مختلف قسم کے تحریری و تصویری مواد کو جمع کر رہی ہے۔

قائدین کرام سے بھی اس سلسلہ میں خصوصی تعاون درکار ہے۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کے صوبہ/زون/مجلس میں جو بھی نمایاں کام سرانجام دئے گئے ہیں ان کی رپورٹ مع تصاویر دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ارسال کریں۔ اسی طرح بعض اہم و تاریخی مواقع از قسم اجتماعات، کانفرنسز اور اجلاسات کی تصاویر آپ کے پاس موجود ہوں تو وہ بھی براہ کرم دفتر خدام الاحمدیہ بھارت میں ارسال کریں۔ تصویر کی ڈجیٹل کاپی بنانے کے بعد آپ کی تصویر واپس کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان
بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸
رجسٹریشن نمبر RN 61/57

۱۔ مقام اشاعت	:	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	:	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	:	منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے
۴۔ قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	:	منیر احمد خادمؔ
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری معلومات ہیں، درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے

جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کے پانچویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مرتبہ: شاہد احمد بٹ، صدر جماعت ومبلغ سلسلہ احمدیہ البانیہ

......قرآنِ کریم کی نمائش کا اہتمام......

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت مسلمہ احمدیہ البانیہ کو مورخہ ۸؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز اتوار جماعتی روایات کے مطابق اپنے پانچویں جلسہ سالانہ دارالحکومت ترانہؔ میں واقع مسجد بیت الاوّل میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کے جملہ انتظامات کو احسن رنگ میں سرانجام دینے کیلئے تمام امور کو شعبہ جلسہ سالانہ اور جلسہ گاہ میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چنانچہ محترم جاوید اقبال صاحب ناصرؔ مربی سلسلہ البانیہ نے بطور افسر جلسہ سالانہ اور محترم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ کوسووؔا نے بطور افسر جلسہ گاہ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیئے۔ جلسہ کی تیاری کا جائزہ لینے کیلئے منتظمین کے ساتھ وقتاً فوقتاً میٹنگ کی جاتی رہی۔ جلسہ کی تشہیر کیلئے دعوت نامہ تیار کر کے افرادِ جماعت کے ذریعہ زیرِ تبلیغ افراد تک پہنچایا گیا جبکہ شعبہ رجسٹریشن کے تحت تمام شارکین جلسہ کو کارڈ تقسیم کیے گئے۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی خصوصی طور پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِرشاد کے مطابق قرآنِ کریم کے متعلق ایک نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں قرآنِ کریم کی خوبصورت اور مکمل تعلیم کو ایک صد سے زائد دیدہ زیب پوسٹرز کی صورت میں دیوار پر چسپاں کیا گیا تھا، جو دورانِ جلسہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بنی رہی۔ علاوہ ازیں حضرت امام مہدی اور مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق قرآن وحدیث سے ثابت پیشگوئیوں کو بھی دلکش پوسٹرز کی صورت میں پیش کیا گیا۔ نیز البانین زبان میں شائع شدہ جملہ کتب اور جماعت کی طرف سے مختلف زبانوں میں قرآنِ کریم کے تراجم بھی اِس نمائش میں پیش کیے گئے تھے۔ اِمسال جلسہ سالانہ البانیہ میں کوسووو، مونٹی نیگرو اور جرمنی سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں نے بھی شرکت کی جن میں محترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم حافظ فرید احمد صاحب خالد سیکریٹری تبلیغ جرمنی قابلِ ذکر ہیں۔

اِمسال جلسہ کی مجموعی حاضری 205 افراد پر مشتمل تھی جس میں ہمسایہ ملک Kosovo سے 66 افراد نے شرکت کی۔ اِمسال زیرِ تبلیغ افراد کی تعداد 77 تھی جب کہ 74 خواتین نے شرکت کی۔ مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ مشن ہاؤس دارالفلاح اور مسجد بیت الاول میں کیا گیا تھا۔ جلسہ گاہ اور رہائش گاہوں کی تیاری جلسہ سے دو ہفتہ قبل سے ہی وقارِ عمل کے ذریعہ شروع ہوگئی۔ مہمان لجنہ کی رہائش اور تواضع کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کو نمایاں خدمات سرانجام دینے کا موقعہ ملا۔ مورخہ ۷؍اکتوبر کو رات تقریباً ۸ بجے کوسووا سے تشریف لا رہے مہمانوں پر مشتمل بس مشن ہاؤس کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے بنفسِ نفیس مہمانوں کا استقبال فرمایا۔

اِمسال یہ جلسہ اِس لحاظ سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پہلی مرتبہ جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضیافت کے لیے لنگرخانہ کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ Kosovo سے تشریف لائی ایک ٹیم نے مقامی خدام کے ساتھ مل کر جلسہ کے روز اور اُس سے قبل کھانا تیار کیا۔ الحمدللہ یہ تجربہ نہایت ہی کامیاب رہا اور سب نے ہی اِسے سراہا۔ فجزاھم اللہ خیراً

جلسہ کا آغاز صبح نمازِ فجر سے ہوا۔ جس کے بعد محترم عبداللہ واگز ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے حاضرین کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ بعدازاں تقریباً پونے دس بجے پرچم کشائی کی تقریب عمل میں آئی جس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ تقریباً دس بجے جلسہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز محترم امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت ہوا۔ عزیز بیکم بتسی Bekim Bitsi نے سورۃ الحشر کی آخری آیات کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ نگینہ ناصر صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بابرکت نعتیہ کلام ''حضرت سیّد ولدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم'' کے چند اشعار پرترنم آواز میں پیش کیے۔

اِس کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر محترم صمد احمد صاحب غوری مبلّغ سلسلہ کوسووؔو نے **''ہستی باری تعالیٰ قبولیت دُعا کے آئینہ میں''** کے عنوان پر پیش کی۔ موصوف نے قرآنِ کریم کی روشنی میں قبولیت دُعا کی اہمیت اُجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ تمام انبیاء کی زندگی کے واقعات، جن سے ہمیں اُن کی دُعاؤں کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کا علم ہوتا ہے، دراصل خدا تعالیٰ کی ہستی کے زبردست دلائل ہیں۔ **بعدازاں موصوف نے قبولیت دُعا کی شرائط بھی بیان فرمائیں۔**

دوسری تقریر محترم جاوید اقبال صاحب ناصر مبلّغ سلسلہ البانیہؔ نے **''سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عفو اور درگزر کے آئینہ میں''** پیش کی۔ موصوف نے اِسلام اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات پر کیے جانے والے متعدد اعتراضات کے مدلل ومسکت جوابات پیش کیے۔

بعدازاں خاکسار نے **''خلافت احمدیہ''** کے عنوان پر تقریر کی۔ اِس تقریر میں قرآن، حدیث اور ائمہ سلف کی تحریرات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت وبرکات، خلافت راشدہ کے قیام اور اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ میں خلافت علےٰ منہاجِ نبوت کے قیام کی تفصیلات بیان کی گئیں۔

بعدازاں مکرم بیار رامائے Buyar Ramay صاحب نے **''حب الوطنی''** کے عنوان پر ایک دلچسپ

مکرم صمد احمد غوری صاحب مبلغ سلسلہ کوسوو وتقریر کرتے ہوئے۔

تقریر کی۔ موصوف نے آیات قرآنیہ کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو مختلف قوموں، رنگوں اور نسلوں کی صورت میں پیدا کیا ہے، جس کی غرض یہ بیان کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو پہچان سکیں، جبکہ اُنمیں سے بہترین وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور بااخلاق ہے۔ موصوف نے بتایا کہ اِسلام کی رُو سے حب الوطنی جہاں قوم اور وطن کیلئے محبت کے جذبات کے اظہار کا نام ہے، وہیں قومی وعلاقائی امتیاز سے بالا ہو کر کل بنی نوع انسان سے محبت و ہمدردی کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے مطابق عزت واکرام کا واحد معیار تقویٰ ہے۔

بعدازاں نمازظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد مکرم البان زچیرائے Mr. Alban Zechiray صاحب معلم سلسلہ کوسووؔو نے **''سیرت سیدنا حضرت عمر فاروقؓ''** کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے حضرت عمرؓ کے اخلاق پر روشنی ڈالتے ہوئے قبولِ اسلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا۔ موصوف نے اپنی تقریر میں حضرت عمرؓ کی سیرت اور عہدِ خلافت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی پیش کیے۔

بعدازاں اِس جلسہ کی آخری تقریر مکرم اڑتان شلاکو Artan Shllaku صاحب نے پیش کی۔ موصوف نے **'رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے حقیقی عشق'** کے عنوان پر تقریر کی جس میں سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تاریخی خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱؍ستمبر ۲۰۱۲ء کے نکات خلاصۃً پیش کیے۔

بعدازاں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے اختتامی خطاب فرمایا۔ موصوف نے مغربی ممالک کی مادّی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس ترقی کے بالمقابل خاندانی نظام بہت بُری طرح سے متاثر ہوا ہے۔ یورپ میں نصف سے زائد شادیوں کا انجام علیٰحدگی ہوتا ہے۔ اگر مسلمان بھی مکمل طور پر اسلامی تعلیمات اور سنت نبویؐ پر کاربند نہیں ہوں گے تو اِس مادی ترقی کے منفی نقصانات سے وہ بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ موصوف نے حاضرین جلسہ کو قرآنِ کریم کے مطالعہ کی تلقین کی اور دُعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جب تک انسان اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم نہیں کرتا تب تک وہ ایمان کی حلاوت کو محسوس نہیں کرسکتا۔ موصوف نے یہ بھی بتایا کہ جب تک مسلمان اسلام کی اعلیٰ تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں منعکس نہیں کرتے تب تک وہ حقیقی معاشرہ قائم نہیں ہوسکتا جس کے قیام کی ہم سب اُمید کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا وارث بنائے اور اس کے جملہ فیوض وبرکات سے بہرہ مند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا حقیقی پیغام زیادہ سے زیادہ سعید روحوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزدجام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

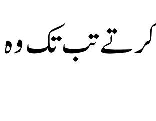
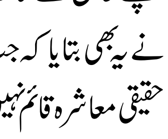

عبدالقدوس نیاز

(Mob)+91-98154-09445

پروگرام

پلاٹینم (۷۵ سالہ) جوبلی مجلس خدام الاحمدیہ

حافظ مخدوم شریف ۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، تنظیم خدام الاحمدیہ کی تأسیس پر 75 سال مکمل ہونے پر اس عظیم تاریخی سال کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے پلاٹینم جوبلی کے طور پر منانے کی توفیق پارہی ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اس کا مختصر پس منظر ولائحہ عمل کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے تفصیلی لائحہ عمل شائع کیا جارہا ہے۔

پلاٹینم جوبلی (۷۵ سالہ) کا پس منظر

مجلس خدام الاحمدیہ احمدیہ نوجوانوں کی روحانی تنظیم ہے جس کا قیام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے 4رفروری 1938ء بمطابق 1317 ہش کو فرمایا تھا۔

اس تنظیم کے قیام کا مقصد نوجوانوں کی تعلیم وتربیت کرنا اوران میں تقویٰ پیدا کرنا اوران کو قوم وملت کے لئے مفید وجود بنانا ہے۔ اس روحانی تنظیم کے قیام پر سن 2013 میں بفضلہٖ تعالیٰ 75 سال مکمل ہورہے ہیں۔ اس عظیم تاریخی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے امسال 13-2012 کو پلاٹینم جوبلی کے طور پر منانے کی سعادت پارہی ہے۔ الحمد للہ

پلاٹینم جوبلی کے حوالے سے مختلف تعلیمی، تربیتی، علمی و ورزشی پروگرامز مرتب کر کے مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ بھارت 2012ء میں پیش کئے گئے تھے۔ جو بعد غور وخوض مجلس شوریٰ، سیدنا حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض منظوری بھجوائے گئے۔ سیدنا حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت پلاٹینم جوبلی منانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے مجوزہ پروگرامز کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

پلاٹینم جوبلی کا یہ تفصیلی پروگرام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے کتابچہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے تا ہندوستان کا ہر خادم وطفل اس تاریخی پروگرام میں شامل ہوسکے اور قائدین اپنی مجالس میں ان پروگرام کا اہتمام کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پلاٹینم جوبلی کو سیدنا حضور انور کی اعلیٰ توقعات کے مطابق منانے کی توفیق وسعادت عطا فرمائے۔ آمین

روحانی پروگرام

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر جن نفلی عبادات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی خدام واطفال پلاٹینم جوبلی خدام الاحمدیہ کے موقع پر بھی ان نفلی عبادات کو بجا لائیں اور دعاؤں ودرود کا خاص اہتمام کریں۔ اور سال بھر میں درج ذیل روحانی پروگرام کی پابندی کریں۔

● ہر ہفتہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

● دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

● سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ بغور پڑھیں۔

● رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ

(البقرہ:251)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

● رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

● اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَنَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

● اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّاَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

ترجمہ: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

● سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

● اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاہِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاہِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاہِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاہِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

علمی پروگرام

پلاٹینم جوبلی کی مناسبت سے ہندوستان بھر کی مجالس میں خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات (مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی، تقاریر، کوئز، مقابلہ حفظ متن پیشگوئی) مقامی و زونل سطح پر کروائے جائیں۔ مورخہ 4رفروری کو خدام الاحمدیہ کے قیام کا تاریخی دن ہے۔ اس لئے جملہ مجالس 3 اور 4رفروری کو خصوصی علمی و ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کریں۔ مورخہ 4رفروری کو باجماعت نماز تہجد ادا کی جائے، نماز فجر کے بعد خصوصی درس کا اہتمام کیا جائے اور بعد نماز مغرب وعشاء خصوصی جلسہ پلیٹینم جوبلی کے حوالے سے منعقد کیا جائے۔

مقابلہ حسن قرآت، مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ تقاریر خدام، مقابلہ کوئز خدام، مقابلہ حفظ متن پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ ۔خصوصی دینی امتحان کے علاوہ مقابلہ مقالہ نویسی بھی منعقد کیا جائے گا۔ مقالہ نویسی کا عنوان مندرجہ ذیل ہے۔

عنوان برائے خدام گروپ 'الف': ۔''مذاہب عالم میں مرد وزن کے حقوق اور اسلامی تعلیمات کے امتیازات''

عنوان برائے خدام گروپ 'ب': ۔

''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درخشندہ پہلوؤں پر معترضین کے اعتراضات کے جوابات''

علمی مقابلہ جات اطفال الاحمدیہ

مقابلہ حسن قرآت، مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ تقاریر اطفال، مقابلہ کوئز اطفال، مقابلہ حفظ متن پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ ۔خصوصی دینی امتحان کے علاوہ مقابلہ مقالہ نویسی بھی منعقد کیا جائے گا۔ مقالہ نویسی کا عنوان مندرجہ ذیل ہے۔

''پانچ بنیادی اخلاق''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ پانچ بنیادی اخلاق درج ذیل ہیں: (1) سچائی (2) نرم اور پاک زبان کا استعمال (3) دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اُسے دور کرنا (4) وسعت حوصلہ (5) مضبوط عزم وہمت

ورزشی پروگرام

مورخہ 3، 4فروری کو ہر مقامی مجلس اپنی استطاعت ووسائل کے مطابق ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کریں۔ جس میں فُٹ بال، کرکٹ، والی بال، رسہ کشی، کبڈی کے مقابلہ جات کروائے جائیں۔ اسی طرح ہندوستان کو 4 زونوں میں تقسیم کر کے ہر زون میں کم از کم 2 کھیلوں کے ٹورنامینٹ منعقد کئے جائیں۔ ہندوستان کے چار زونز کی تفصیل اس طرح ہے:

✶ **نارتھ زون:** قادیان، پنجاب، ہریانہ، دہلی، ہماچل، جموں کشمیر (کرکٹ، والی بال) مورخہ 25، 26رمئی 2013 بمقام قادیان۔

✶ **ساؤتھ زون:** کیرالہ، تاملناڈو، کرناٹک، آندھرا، (فٹ بال، کرکٹ) مورخہ 11، 12رمئی 2013 مقام بعد میں بتادیا جائے گا۔

✶ **ایسٹ زون:** بنگال، آسام، جھارکھنڈ، چھتیس گڑھ، اُڑیسہ، بہار (فٹ بال، والی بال) مورخہ 9، 10رفروری

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بمقام کیرنگ۔

✷ **ویسٹ زون:** مہاراشٹرا، گُجرات، راجستھان، ایم پی، یوپی (کرکٹ، والی بال) مورخہ 10،9/ مارچ 2013 بمقام احمد آباد۔

جلسے وسیمینارز کا انعقاد

۞ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کارنامے اور قیام امن کے لئے کوششوں کے عنوان پر زونل سطح پر سیمینار منعقد کئے جائیں۔

۞ Peace Symposiums کا وسیع پیمانے میں اہتمام کریں۔ اس میں غیر از جماعت احباب، سیاسی وسرکاری عہدیداران اور غیر مسلم معززین کو مدعو کیا جائے۔

۞ مجلس انصار سلطان القلم کو متعارف کروانے کے لئے بھی مجالس میں سیمینار کا انعقاد کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس زمانہ کے قلمی جہاد میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

درج ذیل تاریخوں میں ہندوستان کے مختلف زونز میں جلسہ پلاٹینم جوبلی خدام الاحمدیہ کا انعقاد ہوگا اور اسی دن پیس سمپوزیم اور حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کارناموں اور قیام امن کی کوششوں کے عنوان پر سمینار بھی منعقد ہوگا۔ اور انہی تاریخوں میں زونل اجتماعات اور پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا جائے گا۔

پروگرام جلسہ پلاٹینم جوبلی/سمینارز و پیس کانفرنس

نمبرشمار	نام صوبہ	نام زون	تاریخ جلسہ پلاٹینم جوبلی/ پیس کانفرنس/سمینار
1	پنجاب	لدھیانہ زون	3/ مارچ بروز اتوار
2	”	موگا زون	10/ مارچ بروز اتوار
3	ہریانہ	کرنال زون	17/ مارچ بروز اتوار
4	”	جیند زون	24/ مارچ بروز اتوار
5	ہماچل	مشترکہ	31/ مارچ بروز اتوار
6	جموں کشمیر	زون A	7،6 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
7	”	زون B	14،13 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
8	”	راجوری پونچھ زون مشترکہ	11،10 اگست بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
9	”	بھدروہ زون	4،3 اگست بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
10	یوپی	لکھنؤ زون	7،6 اپریل بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
11	”	آگرہ زون	14،13 اپریل بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
12	راجستھان	مشترکہ	21،20 اپریل بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
13	گجرات	مشترکہ	28،27 اپریل بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
14	M.P	مشترکہ	5،4 مئی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
15	چھتیس گڑھ	مشترکہ	5،4 مئی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
16	بہار	مشترکہ	30،29 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
17	جھارکھنڈ	مشترکہ	7،6 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
18	اڈیشہ	کٹک وبھدرک زون مشترکہ	15،14 ستمبر بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
19	بنگال	کولکتہ ومرشدآباد زون مشترکہ۔	23،22 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
20	”	سلی گوڑی ومالدہ زون مشترکہ	16،15 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
21	آسام	مشترکہ	9،8 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
22	آندھرا پردیش	حیدرآباد و ورنگل زون مشترکہ۔	21،20 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
23	”	گوداوری زون	28،27 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
24	کرناٹک	ساؤتھ زون	30،29 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
25	”	نارتھ زون	14،13،12 جولائی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
26	تامل ناڈو	مشترکہ نارتھ وساؤتھ زون	23،22 جون بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
27	کیرالہ	نارتھ سنٹرل زون	9 جون بروز اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
28	”	ساؤتھ زون	16،15،14 جون بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
29	مہاراشٹر	مشترکہ	28،27 جولائی بروز ہفتہ، اتوار، زونل اجتماع بھی منعقد ہوگا
30	قادیان	لوکل مجلس	8،7 ستمبر بروز ہفتہ، اتوار لوکل اجتماع منعقد ہوگا
31	قادیان	مرکزی اجتماع و اختتام پروگرامز پلاٹینم جوبلی	ماہ اکتوبر تاریخوں کا اعلان بعد میں کردیا جائے گا

تربیتی پروگرامز

۞ ہر مجلس میں مقامی سالانہ اجتماع منعقد کیا جائے۔ اسی طرح ہر زون میں زونل اجتماع بھی ضرور منعقد کئے جائیں۔

۞ ہر مجلس میں عہدیداران کے ریفریشر کورسز کروائے جائیں، اسی طرح زونل سطح پر بھی ریفریشر کورسز منعقد کئے جائیں اور عہدیداران کو مجلس کے قیام کی اغراض اور کام کرنے کے طریقہ کار بتائے جائیں۔

جملہ مجالس ماہ مئی کے آخر تک یہ ریفریشر کورس منعقد کرلیں۔

ہندوستان بھر کے صوبہ جات میں زونل عہدیداران کا ریفریشر کورس درج ذیل تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ اس ریفریشر کورس میں زونل قائدین، زونل مجلس عاملہ کے ممبران اور جملہ مجالس کے قائدین شمولیت کریں گے اور مرکز سے نمائندہ صدر مجلس کی بھی شمولیت ہوگی۔

پروگرام ریفریشر کورسز

نمبرشمار	نام صوبہ	زون	تاریخ	مقام
1	اُڈیشہ	مشترکہ	24مارچ	کرڈاپلی
2	جموں کشمیر	زونA,Bاور بھدروہ زون مشترکہ	12مئی	ناصر آباد
3	”	راجوری پونچھ زون مشترکہ	24مارچ	چارکوٹ
4	مہاراشٹر	ممبئی زون	10فروری	ممبئی
5	”	سولہ پور زون	8فروری	سولہ پور
6	آندھراپردیش	حیدرآباد وورنگل زون مشترکہ	10فروری	چنتہ کنٹہ
7	”	گوداوری زون	7فروری	گوداوری
8	کرناٹک	مشترکہ	10فروری	بنگلور
9	تاملناڈو	مشترکہ	7اپریل	کوئمبٹور
10	کیرالہ	مشترکہ	3مارچ	کالیکٹ
11	جھارکھنڈ	مشترکہ	31مارچ	موئی بنی
12	بنگال	کولکتہ ومرشدآباد زون مشترکہ	24مارچ	ڈائمنڈ ہاربر
13	بنگال	سلی گڑی ومالدہ زون مشترکہ	31مارچ	سلی گڑی
14	آسام	مشترکہ	7اپریل	
15	بہار	مشترکہ	10فروری	بھاگلپور
16	چھتیس گڑھ	مشترکہ	24مارچ	بسنہ
17	M.P	مشترکہ	10فروری	گوالیر
18	گجرات	مشترکہ	17مارچ	احمد آباد
19	راجستھان	مشترکہ	24مارچ	
20	U.P	لکھنؤ زون	24مارچ	لکھنؤ
21	"	آگرہ زون	31مارچ	
22	ہماچل	مشترکہ	10فروری	برنو
23	ہریانہ	جیند زون	10فروری	جیند
24	”	کرنال زون	9فروری	کرنال
25	پنجاب	لدھیانہ زون	17فروری	لدھیانہ
26	”	موگا زون	16فروری	تھراج

۞ M.T.A انٹرنیشنل کے لئے خصوصی پروگرام مجلس کی طرف سے ریکارڈ کروا کر بھجوائے جائیں۔

۞ ترجمہ قرآن مجید مکمل، تفسیر حضرت مسیح موعودؑ و تفسیر کبیر کی جلدیں مکمل پڑھنے کی طرف خدام کو خصوصی توجہ دلائی جائے اور مکمل پڑھنے والے خدام کو خصوصی انعامات سے نوازا جائے۔

اشاعتی کام

۞ دستور اساسی ولائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو ہندوستان کی جملہ علاقائی زبانوں میں تراجم کروا کر شائع

کیا جائے گا۔ ❁ تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت تقسیم ملک سے لیکر اب تک کی مرتب کی جائے اور اس کی جلد اشاعت کی جائے۔ ❁ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ کیلینڈر بھی شائع کیا جائے۔

❁ رسالہ مشکوٰۃ و رسالہ راہِ ایمان کا خصوصی شمارہ شائع کرایا جائے۔ اور یہ شمارے ماہ اکتوبر 2013 میں طبع ہوں گے۔ جن صوبہ جات میں خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی علاقائی زبانوں میں رسائل شائع ہو رہے ہیں وہ بھی اپنے رسالہ کا خصوصی شمارہ شائع کریں۔ ❁ پلاٹینم جوبلی خدام الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کے رفاہی کاموں کے تعلق سے مقامی اخبارات میں بھی خصوصی اشتہارات شائع کروائے جائیں۔

خدمت خلق اور رفاہی پروگرامز

❁ ہر مجلس کم از کم ایک فری میڈیکل کیمپ منعقد کرے۔ اسی طرح زونل سطح پر بھی میڈیکل کیمپس کا اہتمام کریں۔ آئی/ ڈینٹل/ ذیابطیس/ ہومیو/Ent وغیرہ کیمپس منعقد کئے جاسکتے ہیں۔

❁ ہندوستان بھر کے خدام کا Blood Grouping ڈاٹا مرکزی طور پر اکٹھا کیا جائے۔ جملہ مجالس اپنے خدام و اطفال کا بلڈ گروپنگ ڈیٹا مرکز کو بھجوائیں اور Blood Donation کیمپ کا بھی اہتمام کیا جائے۔

❁ سماج کے کسی Current برائی سے نوجوانوں کو بچانے کے لئے Awareness Camp بھی منعقد کئے جاسکتے ہیں۔

❁ Charity Walk کا اہتمام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مقامی سرکاری قوانین کے مطابق اجازت وغیرہ کی مکمل کاروائی کی جائے۔

پلاٹینم جوبلی کے حوالہ سے دوران سال مختلف جلسے و سیمینارز کا انعقاد تربیتی پروگرامز۔ سیمینار و پیس کانفرنس۔ ریفریشر کورسز۔ اشاعتی کام، تبلیغی پروگرام، تقسیم لیف لیٹس۔ مثالی وقارِ عمل، صنعتی نمائش منعقد کی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ اس پلاٹینم جوبلی کے جملہ پروگرامز کو کامیاب کرے اور اس کے دوررس بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور ہم سب کو حضور انور کی توقعات کے مطابق خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت احمدیہ سے تازیست اخلاص و وفا کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ماہ ستمبر اکتوبر ۲۰۱۲ میں ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں آنحضرتؐ کی عزت اور ناموس کی حفاظت کیلئے شایان شان طریق پر جلسہ ہائے سیرت النبیؐ اور پریس کانفرنسز منعقد کی گئیں۔ جن جماعتوں میں جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

جماعت احمدیہ ساونت واڑی مہاراشٹر، جمشید پور، شورت کشمیر، پونچھ، آگرہ زون، سرکل بریلی، موگا زون پنجاب، دھول پور، راجستھان، سالی چوکا، نرسنگھ پور، کریلی، اندور، جبل پور، اٹارسی، مہروں، سونگھڑہ، گدکیری یلبرگہ، بنی ماٹی، کوڑی ہال، تیاپور، کونال، سنکنال، یادگیر، دیودرگ، بلاری، گلبرگہ، کوگا سدان، بہرام، بھوگ پور، رام پور کھجوریا، ریواں بہار، بلار پور مہاراشٹر، جیند، ملک پور، باس، کرونا، ڈومرخان، لون، کرم گڑھ، ہتھو، کرنال،

پریس کانفرنس: ۲ دسمبر ۲۰۱۲ موسیٰ بنی جھارکھنڈ یکم دسمبر ۲۰۱۲۔ ساونت واڑی۔

اعلان دُعاو مغفرت

خاکسار کے والد محترم عبد اللطیف صاحب کا پتے میں پتھری کی وجہ سے آپریشن ہوا تھا۔ لیکن مورخہ ۹ نومبر ۲۰۱۲ بروز جمعہ اچانک شدید ہارٹ اٹیک ہوا جس کے سبب آپ کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۸۲ برس کے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے بتاریخ ۱۱ نومبر بروز اتوار بمقام احمدیہ گراؤنڈ ۲۰۱۲ء کو پڑھائی۔ بعدہ احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم والد صاحب نہایت ہی ہمدرد، دُعاگو، سادگی پسند عابد شاکر اور باحوصلہ بزرگ تھے۔ ہمیشہ نماز تہجد پانچ وقتہ نمازوں کی پابندی نیز تلاوت قرآن مجید باترجمہ کرتے رہے۔ اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ تلقین کرتے رہے کہ نماز تہجد اور نماز کی حفاظت سے ادائیگی کریں اور سلسلہ سے پیار کریں۔ محترم والد صاحب نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ تینوں بیٹے سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور والد محترم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

(نسیم احمد طاہر۔ مبلغ انچارج و زونل امیر سرکل لدھیانہ۔ پنجاب)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۵

تڑپ کے ساتھ کوشش کرنی چاہیئے اور اس سچی تڑپ کے ساتھ دعاؤں کی سخت ضرورت ہے ہماری دعاؤں کا دائرہ صرف اپنے تک محدود نہ ہو بلکہ ہر ایک انسان اس سے فیض پانے والا ہو۔

حضور انور نے فرمایا ان باتوں کے بغیر کامیابی کی امید فضول ہے۔ اس کے بغیر واقفین زندگی اور وقف نو صرف ایک ٹائیٹل ہے اور یہ ہمارا مقصد نہیں۔ پس ماں باپ کیلئے بھی اور واقفین نو کیلئے بھی ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ دنیا میں دین کے پھیلانے کیلئے دینی علم کی ضرورت ہے اور یہ علم سب سے زیادہ دینی اداروں سے حاصل ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں دینی علم سکھانے کا ادارہ جامعہ احمدیہ کے نام سے جانا جاتا ہے اس لئے واقفین نو کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو جامعہ احمدیہ میں آنا چاہیئے۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شعبہ وقف نو کی رہنمائی فرماتے ہوئے نصاب وقف نو کو مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا ہر ملک کی انتظامیہ ایک کمیٹی بنائے اور جائزہ لے کہ آئندہ دس سال میں انہیں کتنے مبلغین، ڈاکٹر، انجینئر اور مقامی زبانوں کے ماہرین چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمام ان والدین کو جنہوں نے اپنے بچے وقف نو میں پیش کئے ہیں بچوں کی صحیح تربیت کی توفیق دے اور بچوں کو بھی اپنے عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

❁❁❁

ایک مخالف کا انجام

(انصار احمد خان۔ سرکل انچارج بلار پور)

قدیم سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جب کوئی مخالف کسی مامور من اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے مامور کی مدد غیب سے کرتا ہے اور جب وہ اپنی شرارت میں حد سے آگے بڑھ جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہزاروں سال سے چلی آرہی مذہبی تواریخ اس بات کی چشم دید گواہ ہے کہ مامور من اللہ اور اس کی قائم کردہ معصوم جماعت کی مخالفت کرنے والے مخالف کو خود سزا دیتا ہے اور کبھی کبھی عبرت کا نشانہ بناتا ہے۔

ایسا ہی ایک واقعہ جماعت احمدیہ بلار پور سرکل صوبہ مہاراشٹر کے ایک مخالف کا ہے جس کا نام ڈاکٹر رحمان بیگ ہے اور وہ موضع پاٹن (بلار پور سرکل) میں اپنا کلینک چلاتا ہے۔ اس نے احمدیوں کی مخالفت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مکرم زونل امیر صاحب بلار پور و مکرم فرقان احمد صاحب سابق معلم سلسلہ بلار پور بیان کرتے ہیں کہ اس نے مخالفت کی تمام حدیں پار کر دیں۔ کبھی ایک عقیدہ پر قائم نہیں رہا بلکہ جب کوئی مخالف مولوی جماعت کے خلاف مخالفت کیلئے آتا تو یہ ان کے ساتھ ہو لیتا تھا۔ جب بریلوی مخالفت کیلئے آتے یہ ان کے ساتھ مل جاتا۔ جب دیوبندی آتے تو ان کے ساتھ۔ کبھی اہل حدیث والوں کے ساتھ تو کبھی جماعت اسلامی کے ساتھ غرضیکہ ہر مخالف ٹولی کے ساتھ یہ نظر آتا۔ مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے احمدی حضرات ثابت قدم رہے۔ تب یہ بوکھلاہٹ میں آس پاس کے شہر چند پور، ناگپور، عادل آباد و کوتمال وغیرہ سے ملاؤں کو بلا کر ہمارے خلاف پرچہ شائع کراتا اور اعلیٰ سطح پر رد قادیانیت کا جلسہ منعقد کرتا۔ مخالف مولوی جماعت کے خلاف خوب زہر اگلتے اور حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کرتے و گندی گالیاں نکالتے۔ یہ دیکھ سن کر ہمارا کلیجہ پھٹتا تھا پر ہم صبر کرتے۔ ہم تو اس الٰہی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بانی نے ہمیں گالیاں سن کر دُعائیں دینے کی تعلیم دی ہے۔ اور ایسے معاملہ کو خدا پر چھوڑنے کی تلقین کی ہے۔ ہم اپنی فریاد بارگاہِ ایزدی میں آنسوؤں کے ساتھ سجدے میں کرنے لگے۔

دن پر دن گذرتے گئے پھر وہ دن آیا کہ جو ڈاکٹر ہمارے خلاف یہ کہتا تھا کہ قادیانی کو بھگاؤ ورنہ یہ تمہاری بہن، بیٹیوں کو بھگا لے جائیں گے۔ اُسی کا ہی برادر نسبتی ایک غیر مذہب عورت کو جس کے دو تین بچے تھے لیکر بھاگ گیا۔ جس وجہ سے اسے گاؤں بھر میں بڑی فضیحت اُٹھانی پڑی۔ باوجود اس کے جب وہ باز نہیں آیا تو خدا تعالیٰ نے پھر جلوہ دکھایا اور ایک عذاب میں اُسے مبتلا کیا۔ ہوا یوں کہ اس کا چھوٹا لڑکا قریب کے قصبہ گڈ جاندور کے ایک تالاب ”عمل نالا تالاب“ میں مرا ہوا پایا گیا۔ مچھواروں نے اس کی خبر پولیس کو دی۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ گھریلو جھگڑے کی وجہ سے اُس نے خودکشی کر لی تھی اور دو تین دن بعد اس کی لاش اوپر تیر رہی تھی۔ اس طرح مامور من اللہ کو گالی گلوچ کرنے والا جماعت کو جڑ سے اُکھاڑ کے پھینکنے کا دعویٰ کرنے والا خود خدائی قہر کا نشانہ بنا اور مخالفین کیلئے نشان عبرت۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں   ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روباہِ زار و نزار

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

قرآنی آیات کی روشنی میں والدین کی بچوں کی صحیح تربیت، احساس قربانی کو اجاگر کرنے اور واقفین زندگی کے کاموں پر بصیرت افروز نصائح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 جنوری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی۔

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ (ال عمران: ۳۶)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ الصفت: ۱۰۳)

وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (ال عمران: ۱۰۵)

وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا کَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ۝

(توبہ: ۱۲۲)

ترجمہ: جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے رب! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھمیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس تو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

ترجمہ: اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو۔ وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں۔ اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

ترجمہ: مومنوں کیلئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا یہ آیات سورۃ ال عمران، سورۃ توبہ، سورۃ الصفت کی ہیں۔ ان میں ماں باپ کی بچوں کی صحیح تربیت بچوں کے احساس قربانی کو اجاگر کرنا اور وقف زندگی کا کام اور ان سب کے کرنے کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا پہلی آیت میں ایک ماں کی بچے کے لئے دین کی خاطر وقف کی دعا ہے اور یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے۔ سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت میں باپ کا خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کیلئے بچے کو تیار کرنا اور بیٹے کا قربانی کیلئے تیار ہونے کا ذکر ہے۔ باپ کی تربیت نے بیٹے کو خدا کی رضا کے ساتھ جوڑ دیا۔ پھر سورۃ ال عمران کی آیت میں نیکیوں کے پھیلانے اور پھیلاتے چلے جانے اور بدیوں کو روکنے والے گروہ کا ذکر ہے۔ کیونکہ یہی باتیں خدا کی رضا تک پہنچاتی ہیں پھر سورۃ توبہ کی آیت میں بتایا گیا ہے کہ نیکی بدی کی پہچان کیلئے دین کا فہم ضروری ہے اور دین کا فہم ہی شریعت اسلامی ہے۔ پس یہ وہ مفہوم ہے جس کا حق ادا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا:

حضور انور نے فرمایا۔ پس آج جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس میں ماؤں کی دعا اس جذبے کے ساتھ نظر آتی ہے کہ اے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے تیرے سپرد کرتی ہوں۔ آج آپ نظر دوڑا کر دیکھ لیں سوائے جماعت احمدیہ کی ماؤں کے کوئی ماں اس جذبے سے اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرنے کی دعا نہیں کرتی۔ وہ چاہے پاکستان کی ہو یا ہندوستان کی یا ایشیاء یا امریکہ کی رہنے والی ہو۔ وہ اس مقصد کیلئے خلیفہ وقت کے پاس اپنا بچہ پیش کر کے خدا تعالیٰ سے دعا کر رہی ہوتی ہے کہ ہمارا یہ وقف قبول ہو ان کو یہ فکر ہوتی ہے کہ خلیفہ وقت ہماری درخواست کا انکار نہ کر دے۔ اور یہ جذبہ کہیں اور پیدا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خلافت کے سایہ تلے رہنے والی ایک ہی جماعت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ یہ اسلوب سکھائے ہیں اور پھر جماعت احمدیہ میں وہ باپ ہیں جو بچوں کی اس طرح تربیت کرتے ہیں کہ جوانی کی دہلیز میں پہنچ کر بچے خلیفہ وقت کو لکھتے ہیں کہ پہلا عہد میرے ماں باپ کا تھا اب میرا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ وہ بچے ہیں جو اُمت محمدیہ کے باوقار افراد کہلانے والے اور یہ وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ہونے کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ماں باپ کی تربیت اور بچے کی نیک فطرت نے انہیں حقوق اللہ کے رموز اور حقوق العباد کی طرف گامزن کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ زندہ قومیں اور ترقی کرنے والی قومیں ان احساسات، خیالات، جذبوں اور عہدوں کی پابندی کو کبھی مرنے نہیں دیتیں۔ ان جذبوں کو تروتازہ رکھنے کیلئے ہمیشہ ان باتوں کی جگالی کرتی ہیں اور کبھی سستی ہو تو اس کو دور کرنے کیلئے لائحہ عمل بھی پیدا کرتی ہیں اور خلافت کا منصب ہی یہی ہے کہ جماعت کو فعال کرتی چلی جائے۔ جس طرح مسلسل چلنے والی نہریں آبپاشی کا باعث ہوتی ہیں اسی طرح مسلسل قربانی کرنے والے افراد کے ذریعہ تربیت اور روحانیت کو قائم کیا جاتا ہے۔ اگر اصلاح و تربیت و اشاعت کے کام کیلئے مسلسل کوشش نہ ہو یا کرنے والے موجود نہ ہوں تو ٹوٹ ٹوٹ کر جو پیغام پہنچتا ہے وہ مکمل سیرابی کا باعث نہیں بن سکتا۔

حضور نے فرمایا اس لئے آج میں پھر اس بات کی یاددہانی کروا رہا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جو وقف نو کی اسکیم شروع کی تھی وہ اس امید کے ساتھ کی تھی کہ دین کی خدمت کرنے والوں کا گروہ ہمیشہ چلتا رہے گا۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ کرنے والے ہر وقت موجود رہیں گے اور ہر شعبہ کے لئے واقفین کے گروہ ملیں گے۔ اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ماں باپ کو بچے کو وقف نو میں پیش کرنے کے بعد خاموش نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ ان کی ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ بچوں کو اس خاص مقصد کیلئے تیار کرنے کی پہلی ذمہ داری ماں باپ کا کام ہے۔ بچوں کو وقت دیکر اپنا نمونہ دکھا کر خدا تعالیٰ سے جوڑنا ہوگا نظام جماعت سے جوڑنا ہوگا۔ ہوش کی عمر میں پہنچ کر بچے اس بات کیلئے تیار ہوں کہ ان کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف دین کی خدمت ہے۔ زیادہ سے زیادہ ان کے دل میں ڈالیں کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس وقت مختلف جامعات احمدیہ میں جو واقفین بچے مبلغ بن رہے ہیں ان کی تعداد ۱۴۰۰ ہے جبکہ واقفین نو لڑکوں کی تعداد پوری دنیا میں ۲۸۰۰۰ ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارے سامنے تو ساری دنیا کا میدان ہے۔ ایشیا۔ افریقہ، امریکہ ہر براعظم کے ہر ملک اور ہر قصبہ اور گاؤں میں ہم نے اسلام کے خوبصورت پیغام کو پہنچانا ہے۔ اس کیلئے چند ایک مبلغ کافی نہیں ہیں۔ بچپن میں وقف نو کی تحریک میں بچوں کو شامل کر کے والدین میں خوشی کا اظہار ہو رہا ہوتا ہے لیکن اس یوروپین معاشرے میں دنیاوی تعلیم سے متاثر ہو کر جامعہ احمدیہ میں داخلے کی بجائے دوسرے علوم پڑھنے کی توجہ زیادہ ہو جاتی ہے۔ بعض بچے خاص رجحانات رکھتے ہیں انہیں اس طرف توجہ دلانی چاہیئے لیکن اکثریت صرف بھیڑ چال کی وجہ سے اپنے مضامین کا انتخاب کرتی ہے۔ پس دین کے فہم کیلئے اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا واقفین نو بچوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اپنے بارہ میں سوچنا شروع کر دیں۔ اپنی اہمیت پر غور کریں۔ اپنا مقصد سامنے رکھیں۔

ان آیات میں جن کی شروع میں میں نے تلاوت کی ہے صرف ماں باپ کی ذمہ داری بیان نہیں کی گئی بلکہ بچوں کے بارے میں بھی ہدایت ہے۔

پہلی بات جو ہر وقف نو بچے میں پیدا ہونی چاہیئے کہ اس کی ماں نے اس کی پیدائش سے قبل ایک بہت بڑے مقصد کیلئے خواہش کی اور پھر دعا کی۔ ماں باپ کی خواہش و دعا کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو اللہ کی نذر کرنے کا حق بھی ادا کرنا چاہیئے۔

دوسری بات یہ کہ ماں باپ کا بچوں پر احسان ہے ان کے عہد پر آنچ نہ آنے دیں۔

تیسری بات یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہر قربانی کیلئے صبر اور استقامت کا عہد کرنا۔ جیسے بھی حالات ہوں ان میں وقف کو نبھانا ہے۔

چوتھی بات یہ کہ اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرنے کی کوشش کرنا جو نیکیوں کو پھیلانے والے اور برائیوں کو روکنے والے۔

پانچویں بات یہ کہ نیکیوں اور برائیوں کی پہچان کیلئے قرآن و حدیث کا فہم پیدا کرنا۔ حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنا دینی علم کو ہر دم بڑھانے کی کوشش کرنا، جامعہ سے پاس کرنے کے بعد بھی علم کو ہر دم بڑھانا۔

چھٹی بات یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ عملی طور پر تبلیغ کے میدان میں کود یں۔

ساتویں بات یہ کہ واقف زندگی اور وقف نو کو یہ بات سامنے رکھنی چاہیئے کہ وہ اس گروہ میں شامل ہے جنہوں نے دنیا کو ہلاکت سے بچانا ہے۔ اور ایک سچی

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں!)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 31 Jan 2013 Issue No : 5

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir: 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70Canadian Dollar

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۲ کے موقع پر معززین ملک کے پیغامات

پیغام

مجھے یہ جان کر بیحد خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم جماعت کا ۱۲۱ واں جلسہ سالانہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۲ سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ کو احمدیہ میدان محلہ قادیان ضلع گورداسپور میں منایا جارہا ہے۔ میں اس جلسے کے کامیاب انعقاد کی امید کرتے ہوئے احمدیہ مسلم جماعت اور جلسے میں شامل ہونے والے سبھی مذاہب کے پیروکاروں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش ملکی رواداری اور آپسی بھائی چارے کو بڑھاوا دینے کی راہ میں مددگار ثابت ہوگی۔

ویریندر بینی وال

وزیر مواصلات۔راجستھان

वीरेन्द्र बेनीवाल
Virendra Beniwal

राज्यमंत्री यातायात (स्वतंत्र प्रभार), गृह विभाग
State Minister Transport (IC), Home Department
राजस्थान सरकार
Government of Rajasthan

संदेश

मुझे यह जानकर हार्दिक प्रसन्नता हुई कि **अहमदिया मुस्लिम जमाअत** का 121वां सालाना जलसा दिनांक 29.12.2012 से 31.12.2012 तक अहमदिया मैदान, मौहल्ला कादियान, जिला गुरदासपुर, पंजाब में मनाया जा रहा है और इस अवसर पर **"सर्वधर्म सम्मेलन"** का भी आयोजन किया जा रहा है।

मैं, इस सम्मेलन के सफल आयोजन की कामना करते हुए अहमदिया मुस्लिम जमाअत तथा सम्मेलन में सम्मिलित होने वाले सभी धर्मावलम्बियों को मुबारकबाद पेश करते हुए आशा करता हूँ कि आपका यह प्रयास राष्ट्रीय सद्भावना और आपसी भाईचारे को बढ़ावा देने की दिशा में सहायक सिद्ध होगा।

हार्दिक शुभकामनाओं सहित,

(वीरेन्द्र बेनीवाल)

जनाब शरीफ अहमद फारूकी,
उपाध्यक्ष,
अहमदिया मुस्लिम जमाअत,
जिला शाखा जयपुर।

अजय माकन
Ajay Maken

आवास और शहरी गरीबी उपशमन मंत्री
भारत सरकार
निर्माण भवन, नई दिल्ली-110011

Minister of
Housing & Urban Poverty Alleviation
Government of India
Nirman Bhawan, New Delhi-110011

21st November, 2012

MESSAGE

I am extremely happy to know that Ahmadiyya Muslim Jamaat, India is going to hold its 121st Jalsa Salana (All Religious Conference) at its headquarters Qadian Dist. Gurdaspur, (Punjab) India, on 29th, 30th and 31st December,2012 to promote universal peace, harmony and national integration.

On this occasion of the 121st Jalsa Salana (All Religious Conference), I compliment you and all those who are involved in the excellent cause of enhancing peace, harmony and national integration.

(Ajay Maken)

नागर विमानन राज्य मंत्री
भारत सरकार

MINISTER OF STATE FOR CIVIL AVIATION
GOVERNMENT OF INDIA

सत्यमेव जयते

के. सी. वेणुगोपाल

07.12.2012

MESSAGE

I am very happy to learn that the Central Ahamadiyya Association of India is organizing 121st International Annual Conference of Ahamadiyya Muslim Movement in Gurudaspur, Punjab on 29-31 December 2012. I appreciate the organizers for their efforts and also wish all the success to this event. Through this initiative of dedicated and devoted team I hope, the Central Ahamadiya Association is spreading the motto of "Love for All, Hatred for None". I hope this international conference be a good platform for meaningful discussions on spirituality and humanity.

Once again I wish all the success to this noble function. Warm greetings to one and all.

(K C Venugopal)

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ جماعت احمدیہ کا عالمی جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر کو قادیان ضلع گورداسپور میں منعقد ہو رہا ہے ۱۲۱ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے ذریعہ آپسی بھائی چارہ اور معاشرتی اتحاد قائم ہوگا۔ ایسے ہی جلسے آج کی ضرورت ہیں۔ ہم پیار اور محبت سے رہیں الگ الگ مذاہب کو ماننے والے لوگوں اور ان کے مذہب کی عزت کریں۔ معاشرے میں جو تفرقہ پھیلانے والی طاقتیں ہیں ان سے نپٹنے میں یہ جلسہ بھی فائدہ مند ثابت ہوگا۔

رام جی لال سُمن ۔سابق مرکزی وزیر

रामजीलाल सुमन
पूर्व केन्द्रीय मंत्री
राष्ट्रीय महासचिव समाजवादी पार्टी

1/1, HIG फ्लैट्स,
संजय प्लेस, आगरा-282 002
फोन : 0562-2521220
मो. : 9412720020
9012319000

मुझे ये जानकर खुशी हुई कि जमाअत अहमदिया विश्व व्यापी सर्व धर्म सम्मेलन दिनांक 29, 30, 31 दिसम्बर को कादियान, जिला गुरदासपुर पंजाब में आयोजित हो रहा है 121 वें जलसा सालाना कादियान के माध्यम से आपसी भाई-चारा तथा सामाजिक एकता मजबूत होगी।
ऐसे ही जलसे आज की आवश्यकता हैं, हम प्यार और मोहब्बत से रहें अलग 2 मजहबों को मानने वाले लोग एक दूसरे के धर्म की इज्जत करें समाज में आज जो अलगाव वादी ताकतें हैं उनसे निपटने में यह सम्मेलन भी [illegible] साबित होगा मेरी शुभकामनायें

پیغام

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم جماعت بھارت کے ذریعہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں ۲۹ سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ تک تین دن کے سالانہ جلسے کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ اور اس میں ۳۰ دسمبر کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا بھی انعقاد کیا جارہا ہے۔ مذہبی، معاشرتی اور دیگر اخلاقی تنظیمیں ملک و معاشرے کی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت کا جو تخلیقی کام کررہی ہیں وہ قابل تقلید ہے۔ ہسپتال، تعلیمی اداروں اور دیگر معاشرتی فلاحی اداروں کی تعمیر اور نگرانی میں بھی ان کا قابل ذکر تعاون ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر جماعت احمدیہ ہے۔ جو اپنے اصول، محبت سبھی سے نفرت کسی سے نہیں کے مطابق عالمی محبت اور بھائی چارے کا پیغام دے رہی ہے۔

(جگناتھ پہاڑیا۔گورنر ہریانہ)

राज्यपाल हरियाणा
GOVERNOR HARYANA

हरियाणा राजभवन,
चण्डीगढ़।
HARYANA RAJ BHAVAN
CHANDIGARH.

सन्देश

मुझे यह जानकार अत्यन्त प्रसन्नता हुई है कि अहमदिया मुस्लिम जमात, भारत द्वारा कस्बा कादियान, जिला गुरदासपुर, पंजाब में 29 से 31 दिसम्बर 2012 तक तीन दिवसीय सालाना जलसे का आयोजन किया जा रहा है और इसमें 30 दिसम्बर को सर्व धर्म सम्मेलन का भी आयोजन किया जा रहा है।

धार्मिक, सामाजिक व अन्य स्वयंसेवी संस्थाएं देश व समाज के आर्थिक उत्थान के साथ–साथ मानव सेवा के जो रचनात्मक कार्य कर रही हैं, वे अनुकरणीय हैं। अस्पताल, शिक्षण संस्था एवं विभिन्न समाजोपयोगी संस्था निमार्ण व संचालन में भी इनका उल्लेखनीय योगदान है।

मुझे मालूम हुआ है कि अहमदिया मुस्लिम जमात विश्वव्यापी अहमदिया मुस्लिम संस्था है जो अपने सिद्धांत–'प्रेम सभी से, नफरत किसी से नहीं' के अनुसार विश्वप्रेम और भाईचारे का संदेश दे रही है।

मैं जमात द्वारा आयोजित जलसे की सफलता के लिए शुभकामनाएं देता हूं।

(जगन्नाथ पहाड़िया)

پیغام

۱۲۱ واں جلسہ سالانہ قادیان گورداسپور پنجاب بھارت

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہورہی ہے کہ جناب مظفر احمد ظفر امیر جماعت احمدیہ آگرہ کی اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ اپنا عالمی جلسہ پیشوایان مذاہب ۲۹، ۳۰، ۳۱ دسمبر کو قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب بھارت میں منعقد کر رہی ہے۔ یہ جلسہ مذہبی رواداری، آپسی بھائی چارے اور معاشرتی اتحاد کا آئینہ دار ہو۔ میری نیک تمنائیں جماعت احمدیہ عالمگیر کے ساتھ ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کے خدا اس جلسے کو ہمارے ملک اور امن عالم کیلئے کامیاب بنائے۔

شوکمار راٹھور۔صدر صوبائی وزیر

शिव कुमार राठोर
अध्यक्ष(राज्य मंत्री)
उ0प्र0 लघु उद्योग निगम लि0
110, औद्योगिक आस्थान
फजलगंज, कानपुर

दूरभाष : 9557791
9997997

121 वां जलसा सालाना कादियान गुरदासपुर पंजाब भारत

मुझे ये जानकर अत्यन्त खुशी हो रही है की श्री मुज़फ्फर अहमद ज़फर प्रान्तीय अध्यक्ष आगरा (यू0पी0) की सूचना अनुसार जमाअत अहमदिया विश्व व्यापी सर्व धर्म सम्मेलन दिनांक 29,30,31 दिसम्बर 2012 को कादियान जिला गुरदासपुर पंजाब भारत में आयोजित किया जा रहा है यह समागम धार्मिक सदभाव, आपसी भाई चारा एवं सामाजिक एकता का प्रतीक हो। मेरी शुभ कामनाएँ अन्तराष्ट्रीय जमाअत अहमदिया के साथ हैं। मैं प्रार्थना करता हूँ कि ईश्वर इस समागम को हमारे देश और विश्व शान्ति के लिये सफल हो।

धन्यवाद
(शिव कुमार राठौर)
अध्यक्ष (राज्यमंत्री)
उ0प्र0 लघु उद्योग निगम लि0
उत्तर प्रदेश शासन